New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
کٹھن راہیں
از قلم سیدہ جویریہ شبیر
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

کٹھن راہیں

از سیدہ جویریہ شبیر

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل، شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

اسکو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا آنکھیں بمشکل کھلنے کے قابل ہوئیں تو اجنبی نظروں سے کمرہ کو دیکھا جو جدید طرز کی زیب و آرائش کے ساتھ ہوا تھا سائیڈ پہ بنا دروازہ اٹیچ واش روم کا پتا دیتا تھا نیلے بلبکی مدہم روشنی پورے کمرہ میں پھیلی ہوئی تھی اسکے دیکھنے کے ارتقاز کو بھاری بھر کم مردانہ آواز نے اپنی جانب مبذول کیا۔۔۔۔۔۔

مس سحرش اٹھ گئیں آپ؟؟؟؟

سحرش نے گردن گھما کر آواز کی جانب دیکھا:

کون ہو تم؟؟؟تم کو میرا نام کیسے پتا چلا؟تم یہاں کیوں لائے ہو مجھے۔۔۔۔؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سحرش نے خوف زدہ انداز میں پوچھا۔۔۔۔۔

"صبر رکھو سب پتا چل جائے گا۔۔۔۔"

اس نے کمال اطمینان سے سحرش کو جواب دیا:

بشیر بشیر؟؟؟

"جی صاحب جی؛"

"کھانے کا بندوبست کرو۔۔۔۔"

جی ابھی لایا صاحب؟؟

"دیکھو تم جو بھی ہو میں تمھیں نہیں جانتی" مجھے جانے دو میرے گھر والے انتظار کر رہے ہوں گے؟؟؟

"بھول جاوان سب کو اب تم یہاں سے کہیں نہیں جاسکتی۔۔"

سحرش نے چکراتے سر کو تھامتے ہوئے کہا:

"کیوں کیوں نہیں جاسکتی تم کون ہوتے ہو مجھے روکنے والے میں جاونگی۔۔"

سحرش مشتعل ہو کر دروازے کی جانب لپکی اس سے پہلے کہ وہ کمرہ سے باہر نکلتی جہانگیر نے اسکے بازو سے پکڑ کر جھٹکے سے اپنی جانب کیا۔

تمہیں ایک بات سمجھ نہیں آتی کیا کیا کہا ہے میں نے۔۔۔

گرجدار آواز سحرش سہم گئ۔۔۔

"وہ وہ۔۔۔م۔۔۔۔مج۔۔مجھے ج۔۔۔۔ا۔۔۔۔جا۔۔۔۔نے رو۔۔۔۔"

۔سحرش کے ہاتھ میں جہانگیر کی انگلیاں کھب گئیں تھیں تکلیف اور ڈر سے بولا ہی نہیں جارہا تھا۔۔اتنے میں دروازہ پر دستک ہوئی وہ ہنوز اسی پوزیشن میں کھڑا تھا۔۔۔

صاحب جی یہ ناشتہ ؟؟؟

"ہمم رکھ دو۔۔۔اور جاتے ہوئے دروازہ بند کرتے جانا۔۔۔"

سحرش نے سنا تو زور لگا کر اپنا بازو اسکے شکنجے سے چھڑایا اور ڈور کر اس سے دو فٹ دور ہوئی

"۔۔۔۔تم تم۔۔۔۔یہ۔۔۔۔ٹھیک نہیں کر رہے ہو۔۔۔میں نے کیا بگاڑا ہے ۔۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سحرش کو لگا جیسے کہیں غلط ہو جائے گا۔۔۔۔۔اسکی انکھوں میں خوف ہلکورہ لے رہے تھے۔۔۔۔۔

"فلحال تو ابھی تم کھانہ کھاو اور اس چھوٹے سے ذہن پر زور مت ڈالو"۔

انگلی اس کے سر پر رکھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"لے جاو اپنا کھانہ یہ حرام کا کھانہ اپنے پاس رکھو میں نہیں کھاوں گی۔۔۔"

سحرش نے چلاتے ہوئے کہا۔

وہ جو باہر جا رہا تھا اپنے قدم وہیں روک لیے اور پلٹ کر اسکے پاس آیا

کیا کہا حرام کا کھانہ؟؟ تمہارے باپ کی طرح نہیں ہوں آئی سمجھ؟؟

"اور اگر اپنی خیریت چاہتی ہو تو چپ چاپ کھانہ کھاو۔۔۔ابھی تھوڑی دیر میں نکاح ہے ہمارا۔۔۔"

یہ کہہ کر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرہ سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔

"کیا نکاح۔۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میں کسی بھی حالت میں نکاح نہیں کروں گی۔۔ میرے ماں باپ کا کیا حال ہو گیا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

کھانہ ویسے کا ویسا رکھا تھا اسے تو اپنی عزت کی اور اپنے گھر والوں کی پرواہ تھی بھوک کی کسے پرواہ تھی۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں ایک ملازمہ اسکا نکاح کا جوڑا اور زیوارات لئے اندر کمرہ میں آئی۔۔۔

بی بی جی یہ پہن لیں صاحب جی نے بھیجے ہیں۔۔۔ سحر ش نے اسے خونخوار نظروں سے دیکھا جیسے اسکا ہی سارا قصور ہو۔۔۔

"دفع ہو جاو یہاں سے بتا دو اپنے صاحب جی کو میں مر جاوں گی لیکن ان سے نکاح

نہیں کروں گی۔۔۔"

حلق کے بل چیخنے سے اسکے گلے میں خراش پڑھ گئ تھی۔۔۔۔۔۔

ملازمہ نے برائیڈل کا سامان بیڈ پر رکھا اور چلی گئ۔۔۔۔۔اسکو گئے ہوئے دو سیکنڈ بھی نہیں ہوئے اور جہانگیر تن فن کرتا ہوا چلا آیا۔۔۔۔۔

کیا بکواس کر کے گیا تھا میں ایک دفعہ کی بات کیوں نہیں سنتی ہو تم؟؟؟

میں تمہارے کسی حکم کی پابند نہیں ہوں میں کوئی ان پرھ یا جاہل گوار انیسویں صدی کی لڑکی نہیں ہوں جو تم سے ڈر جاوں گی۔۔۔۔

اسکو پانی پیئے بھی پتا نہیں کتنے گھنٹے ہو گئے تھے لیکن پھر بھی اس نے زور سے بولنا چاہا

۔۔۔۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے تمہاری مرضی ہے نہیں کرنا نکاح تو نا سہی لیکن رہنا تو تمہیں یہیں ہیں بغیر کسی رشتہ کے ہی سہی۔۔۔۔۔۔۔"

سحرش کو اس سے اس قدر ذلالت کی امید نہیں تھی وہ بے دم سی ہو کر جہاں کھڑی تھی وہیں بیٹھ گئ جیسے سارے راستہ بند ہو گئے ہوں۔۔۔۔۔۔۔جہانگیر اس پر ایک

نظر ڈال کر چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرے ہوئے قدموں سے وہ بیڈ کی طرف آئی اور بھاری لباس اٹھا کر واش روم میں چلی گئ۔۔۔جو بھی تھا اسے اپنی عزت نفس جان سے زیادہ عزیز تھی جہانگیر نے کوئی راستہ ہی نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ واش روم سے نکلی تو بیوٹیشن اسکے انتظار میں کھڑی تھی وہ چپ چاپ وہاں اکر بیٹھ گیٔ اور بیوٹیشن میک اپ کرنے لگی۔۔۔۔

"تو تم نفس کے غلام نکلے میں بھی تمہیں بتاوں گی تم کیسے اپنی حوس پوری کرو گے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

سوگوار حسن پر میک اپ اس پر عروسی قیمتی جوڑا جو دیکھنے میں ہی لاکھوں کا لگ رہا تھا اس پر نازک سا قیمتی زیور اس پر سج کر اور جگمگ کر رہا تھا سامان سے ہی جہانگیر کی حیثیت کا اندازہ ہو رہا تھا لیکن اسے ان سب سے کوئی سروکار نہیں تھا جب دل ہی نہ ہو تو لاکھوں کا ہو یا کڑوروں کا ہو سب بے معنی لگتا ہے اسے اپنے گھر جانے کی لگی ہوئی تھی

نکاح کے بعد جب سب کمرہ سے چلے گئے تو وہ جلدی سے واش روم کی جانب گئ وہ

جہانگیر کے سارے ارادوں پر پانی پھیرنے کا طے کر چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جہانگیر جب کمرہ میں آیا تو سحر ش اپنے پرانے حلیئے میں نظر آئی البتہ چہرہ پر پانی کے

قطرے ابھی بھی موجود تھے۔۔۔۔

جہانگیر کو اندازہ تھا کچھ ایسا ہی ہو گا۔۔۔

ہاں تو مسز جہانگیر کیسا لگ رہا ہے۔۔۔۔؟؟

سحر ش نے اس کو جواب دینا ضروری نہیں سمجھا اور اسکی طرف سے رخ پھیر گئ۔۔۔

۔وہ اسکے قریب اکر بیٹھا اور وہ جھٹکے سے بیڈ سے اتر گئ۔۔۔۔

جہانگیر کو اسکی اس حرکت پر اپنی توہین کا احساس ہوا ابھی وہ جوابی کر وائی ہی کرنے لگا تھا

کہ اسکا موبائل تھر تھرایا اس نے موبائل کو کان سے لگایا۔۔اسکے چہرے کے اتار

چڑھاو سے پتا چل رہا تھا کہ یقینن کوئی سیر یس بات تھی۔۔۔۔۔۔

مجھے ابھی جانا ہے لیکن تم فکر نہ کرو بہت جلد ملاقات ہو گی یہ کہہ کر وہ کمرہ سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جس موقع کی تلاش میں تھی وہ موقع مل گیا تھا جہانگیر کو گئے ہوئے دو گھنٹے ہو گئے تھے باہر سے بھی کوئی بولنے کی آواز نہیں ارہی تھی رات کا ادھا پہر ہو رہا تھا سب سو رہے تھے اس نے سوچا اس سے اچھا موقع نہیں ملے گا گھر جا کر وہ جہانگیر پر زبردستی نکاح کا کیس کر دے گی۔۔۔

وہ اٹھی اور ڈوپٹہ ٹھیک کر کے اپنے گرد اوڑھا اور کھڑکی کھولی ہوا کا جھوکا اسے چھو کے گزرا اس نے گہرائی دیکھنا چاہی لیکن گھپ اندھیرے کی وجہ سے کچھ نظر نہ آیا لیکن پھر بھی اللہ کا نام لے کر کود ی اور دلخراش چیخ نے پر سکون ماحول میں ارتعاش پیدا کر دیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بی بی جی یہ کیا کر لیا اپنے صاحب جی ہمیں چھوڑیں گے نہیں۔۔۔۔

ملازمہ اسکی چیخیں سن کر دوڑ کر گھر کے پیچھلے حصے میں گئ جہاں سے چیخوں کی آواز ارا ہی تھی۔۔۔۔

سحر ش روئے جارہی تھی درد ہی اتنا ہورہا تھا اس سے کھڑا بھی نہیں ہوا جارہا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر میں جہانگیر بھی پہنچ گیا تھا اور اب سارے ملازم اس کے عتاب کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔۔۔اب اسکارخ سحر ش کی طرف تھا جو اپنا پاوں پکڑے روئے جارہی تھی ۔۔۔لب بھینچ کر اس نے ملازمہ کو ڈاکٹر کو لانے کا کہا اور خود جھک کر سحر ش کو اپنے بازووں میں اٹھایا اور کمرہ میں بیڈ پر لا کر بٹھایا۔۔۔۔

لب بھینچ کر اس نے ملازمہ کو ڈاکٹر کو لانے کا کہا اور خود جھک کر سحر ش کو اپنے بازووں میں اٹھایا اور کمرہ میں بیڈ پر لا کر بٹھایا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا ضرورت تھی تمھیں چھلانگ لگانے کی اب رو بیٹھ کر۔۔۔۔۔۔۔۔"

سحر ش کو اسکی باتوں سے اشتعال آگیا اور پھٹ پڑی:

"تم ہو اس سب کے ذمہ دار۔۔۔ تمھاری وجہ سے میری یہ حالت ہوئی ہے.....اور مجھے اس طرح بھاگنے پر بھی تم نے ہی مجبور کیا ہے تم۔۔۔۔۔۔۔۔"

ابھی اس کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ ملازم ڈاکٹر کو لے کر آگیا تھا۔۔۔ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد دوائی دی اور ایک ہفتہ آرام کا کہہ کر چلے گئے۔۔۔اونچائی سے گرنے کی وجہ سے پاوں کی ہڈی متاثر ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جہانگیر کمرہ میں ہی ٹھہر گیا تھا رات کو اسکو کسی بھی چیز کی ضرورت پڑ سکتی تھی اور سحرش دوائی کے زیر اثر غنودگی میں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسرے دن اسے بی جان نے گھر آنے کا کہا مگر وہ سحرش کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا دشمنی تو اسکے باپ سے تھی سحرش کو وہ کوئی نقصان نہیں پہچانا چاہتا تھا یہ جہانگیر کی اپنی سوچ تھی۔۔۔۔۔۔

"تم تیاری کر لو ہمیں یہاں سے نکلنا ہے"

وہ ابھی ابھی ملازمہ کی مدد سے فرش ہو کر بیٹھی تھی۔۔

سحرش نے اسے گھور کر دیکھا اس نے اسکی گھوری کو نظر انداز کیا اور اپنی بات جاری رکھی۔۔۔

"ہم سکندر پیلس جائیں گے وہاں بی جان یعنی میری ماں رہتیں ہیں اب تم وہیں رہو گی ----"

"کیا فرق پڑتا ہے مجھے ایک قید سے دوسرے قید میں لے جا رہے ہو مجھے تمہاری بی جان سے کوئی سروکار نہیں ہے---"

نہایت بدلحاظی سے جواب دیا---

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی بکواس بند کرو میں اس لہجہ کا عادی نہیں ہوں تم بھولو مت کہ تم ابھی بھی میری دسترس میں ہو آئندہ جب مجھ سے بات کرو تو تمیز کے دائرے میں رہ کر کرنا ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی----"

آواز میں شیر کی سی ڈھاڑ تھی جو اسے سہما گئ

اس نے ملازمہ سے چادر منگوائی اور ملازمہ سے کہہ کر ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا کہا

سحرش خاموشی سے اسکی کاروائی دیکھ رہی تھی سحرش کے قریب اکر اس کو چادر اڑائی

اور اسے اپنے بازووں میں اٹھا کر گاڑی کے قریب آیا اور فرنٹ سیٹ پر بٹھایا وہ جو ٹکر ٹکر اسے دیکھے جا رہی تھی اسکے اتنے قریب ہونے پر انکھیں زور سے میچھ لیں دل تیزی سے ڈھڑکنے لگا جیسے ابھی نکل کر باہر اجائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جہانگیر اسے اب وہاں چھوڑنے کا رسک نہیں لے سکتا تھا اس نے اسے سکندر پیلس لے جانے کا ارادہ کیا۔۔۔یوں بھی وہ بار بار اتنی دور نہیں آ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سحرش اپنے حواس بحال کرنے میں لگی ہوئی تھی۔

میں خود ڈرائیو کروں گا جاو تم ؟؟؟

"جی صاحب جی۔۔۔۔"

ڈرائیور کو کہہ کر کار میں بیٹھ گیا:

گاڑی روڈ پر لاتے ہی اس نے سحرش کی جانب دیکھا جو باہر کے نظارے دیکھنے میں مگن تھی۔۔۔۔

تمہارا پاوں کیسا ہے درد تو نہیں ہو رہا؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہیں۔۔۔۔"

پہلے والا رعب اور دبدبہ ہی تھا کہ اس نے بغیر چوں چرا جواب دیا۔۔۔۔

"مجھے گھر لے جائیں میرے۔۔۔امی ابو سے مل کر میں واپس آپ کے ساتھ چلی جاوں گی۔۔۔؟؟؟سحر ش نے نہ جانے کس جذبہ کے تحت اس سے التجا کی تھی۔۔۔

اس نے کرنٹ کھا کر سحر ش کو دیکھا جس کے چہرے پر مبہم سی امید تھی اس نے اس کے چہرہ پر سے نظریں ہٹا لیں اور اپنے لبوں کو باہم بھینچ لیا سحر ش نے نا امیدی سے گردن سیٹ کی پشت سے لگا لی بند انکھوں سے انسو نکل رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

جہانگیر کوئی تلخ جواب نہیں دینا چاہتا تھا اس لئے خاموشی اختیار کر لی تھی

آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد اس نے سکندر پیلس میں گاڑی روکی شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے پرندے تھک ہار کر اپنے اپنے آشیانوں میں جانے کی تیاری کر رہے تھے اس نے گاڑی پورچ میں کھڑی کی اور خود گاڑی سے نکل کر سحر ش کی

طرف آیا سحر ش اسکا ارادہ سمجھ کر جلدی سے خود نکلنے کی کوشش میں پاوں زمین پہ رکھا لیکن درد اسکے پورے جسم میں سرائیت کر گیا ابھی اس سے کہہ کر وہ کسی ملازمہ کو بلواتی جہانگیر جو اس کہ چہرہ کو بگور تک رہا تھا اسے لڑکھڑاتا دیکھا آگے بڑھا اور اسے اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر اپنے روم میں لے آیا۔۔۔

ملازم سارے اپنے کواٹر میں گوشۂ نشین تھے پیلس میں ہر طرف خاموشی کا راج تھا پیلس اندر سے محل نما بنا ہوا تھا۔۔۔جہانگیر نے سحر ش کو اپنے بیڈ پر لٹایا اور خود وہیں رکھے صوفہ پر اکر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گیا۔۔۔جہانگیر کے کمرے میں ہر چیز مہنگی اور قیمتی لگ رہی تھی دبیز پردے، قالین ہر شئے اپنی بیش قیمت کا عندیہ دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کھانہ کھاو گی؟؟؟

جہانگیر نے اس سے پوچھا جو نجانے کن سوچوں میں گم تھی۔۔۔۔

"سحر ش نے چونک کر اسے دیکھا اور نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔ٹھیک ہے پھر تم ایسا کرو فریش ہو جاو آو میں تمھیں واش روم تک چھوڑ دوں۔۔۔۔"

جہانگیر اسے سہارا دے کر واش روم تک لے گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سحرش کو اس کا یہ دھوپ چھاوں رویہ سمجھ نہیں آرہا تھا کئی بار اس کے دل میں آیا کہ اس سے کچھ پوچھے لیکن اس کے ماتھے پہ ہمہ وقت رہنے والے بل اسے کسی قسم کی بات کرنے سے روک رہے تھے اگر کبھی کچھ پوچھ لیتی تو وہ جواب نہیں دیتا تھا۔۔۔۔

یا اللہ میں کہاں پھنس گئی یہ کیسی آزمائش ہے میری امی کا تو رو رو کر برا حال ہو گیا ہو گا۔۔۔

اپنی ماں کا سوچ کر وہ پھر سے رونے لگی تھی۔۔۔اسے اپنے گھر میں بتائے ہوئے ماہ و سال یاد آنے لگے تھے۔۔۔

میں آج ہی دو ٹوک بات کروں گی۔۔ تبھی انکھیں ہاتھ کی پشت سے رگڑی اور اٹل فیصلہ کر کے پر سکون ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جہانگیر کو کمرے سے گئے ہوئے کافی وقت ہو گیا تھا کھانے کا اس نے منع تو کر دیا تھا

لیکن اب بھوک سے اسکا براحال تھااس نے اٹھنا چاہا لیکن پاوں پر زور پڑتے ہی درد ہونے لگا تھا بھوک بھی زوروں پر تھی درد کی شدت میں اضافہ ہو گیا تھا سحرش نے بے بسی سے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔

اپنے گھر میں تو اس کو کبھی اتنی دیر بھوکا نہیں رہنا پڑا۔۔۔

جہانگیر روم میں آیا تو سحرش کو بیڈ سے نیچے کارپیٹ پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھا روتا ہوا دیکھا تو شوپنگ بیگز سائیڈ پر رکھ کر بھاگ کر اس کے قریب آیا اور اسے آرام سے بیڈ پر بٹھایا۔۔۔

تمہیں منع کر کے گیا تھا نہ کہ ہلنا نہیں؟؟؟ جہانگیر کی آواز میں سختی تھی۔۔۔

اسے اپنے اوپر بھی غصہ آرہا تھا کہ اتنی دیر میں کیوں آیا۔۔۔

سحرش نے اب باقاعدہ زوروشور سے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔ جہانگیر کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو لب بھینچ لئے۔۔۔ پھر اٹھ کر سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے جگ سے گلاس میں پانی بھرا اور سحرش کو دیا۔۔۔۔

اب بتاو کیوں رو رہی ہو؟؟؟

جہانگیر نے اب کہ لہجہ نارمل کر لیا تھا۔۔۔

"مجھے بھوک لگی ہے میں کچن میں جانا چاہتی تھی درد کی وجہ سے اگے نہ بڑھ سکی اور گر گئی۔۔۔۔"

سحر ش کے چہرہ سے بے بسی عیاں تھی ہچکیوں سے اسکا جسم لرز رہا تھا جہانگیر کو ندامت نے اگھیرا اور کچن میں اکر خود کھانہ گرم کر کے اسے دیا اور خود بھی ساتھ کھانے لگا بھوک تو اسے بھی بہت لگی ہوئی تھی سحر ش نے ہچکچاتے ہوئے کھانا کھایا تھا جبکہ جہانگیر نے اپنا پورا دھیان کھانے پر لگایا ہوتا جیسے اس سے ضروری اور کوئی کام ہی نہ ہو اس کیلئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کھانے کے بعد جہانگیر نے اسے دوادی اور خود دوسرے روم میں جا کر سو گیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کافی سارے دن یوں ہی گزر گئے سحر ش کا درد اب ختم ہو گیا تھا وہ آہستہ آہستہ چلنے لگی تھی جب سے آئی تھی وہ کمرہ کی حد تک مقیم ہو کہ رہ گئی تھی ملازمہ اسکو تین ٹائم کا کھانہ کمرے میں ہی دے جاتی تھی جہانگیر اس دن کے بعد سے کمرے میں نہیں آیا تھا

۔۔۔۔۔۔

جلدی جلدی اس نے اپنے بال بنائے کپڑوں کی شکنوں کو ہاتھوں سے درست کیا،

جب سے وہ سکندر پیلس لائی گئی تھی ایک ہی سوٹ میں ملبوس تھی جہانگیر تو اس دن کے بعد سے آیا۔ نہیں تھا کمرہ میں۔۔۔۔

اس لیے چار و نہ چار اسی سوٹ میں گزارا کرنا پڑا۔۔۔

وہ ایک دن کے بعد کسی سوٹ کو دوبارہ نہیں پہنتی تھی آج یہ کام بھی اسے کرنا پڑ گیا مجبوری بھی عجیب شئہ ہے وہ کام بھی کرنے پڑتے ہیں جن سے دور دور تک واسطہ نہ رہا ہو۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سوٹ کا ہم رنگ ڈوپٹہ سر پر اچھی طرح جمع کر کمرہ سے باہر نکلی اور ٹی وی لاونج میں آئی ۔۔۔ملازمہ اسے دیکھ کر جلدی سے اس کے پاس آئی:

بی بی جی آپ کو کچھ چاہیئے تو مجھے بتا دیں آپ کیوں آ گئیں؟؟؟؟

"نہیں کچھ نہیں چاہیئے۔۔۔"

اس گھر میں کون کون رہتا ہے؟؟؟

"سحر ش نے سوچا اسی سے پوچھ لے ہٹلر صاحب تو ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دیں کجا کہ

میری بات کا جواب۔۔"

۔اس نے نفرت سے سوچتے ہوئے سر جھٹکا۔۔۔۔۔

اس گھر میں کون کون رہتا ہے ؟؟؟

"سحرش نے سوچا اسی سے پوچھ لے ہٹلر صاحب تو ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دیں کجا کہ

میری بات کا جواب۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔اس نے نفرت سے سوچتے ہوئے سر جھٹکا۔۔۔۔۔"بی جان اور صاحب جی ہی رہتے

ہیں اکلوتی بہن کی شادی ہو گی تو وہ چلی گئیں۔۔۔۔

ہمممم سحرش نے ہنکارا ابھرا۔۔۔"

ٹھیک ہے تم مجھے بی جان کے پاس لے چلو؟؟؟

"جی اچھا۔۔۔۔"

ملازمہ نے تابعداری سے کہا۔۔۔

لاونج عبور کر کے وہ ایک روم کی طرف بڑھی ملازمہ نے دروازہ نوک کر کے کھولا اور اندر چلی گی سحرش بھی اسی کی تقلید میں چل رہی تھی

"بی جان یہ آپ سے ملنا چاہتیں ہیں"۔۔۔۔۔

ملازمہ نے بی جان کو بتایا: بی جان نے سر کے اشارے سے اس کی بات کا جواب دیا تو ملازمہ کمرے سے نکل گی جبکہ سحرش وہیں کھڑی رہی۔۔۔۔۔

بی جان چکن کے سفید کپڑوں میں ملبوس، ہاتھ میں تسبیح لیے بیڈ پر بیٹھی ہوئی پر وقار لگ رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔

تسبیح ختم کر کے انکھوں سے لگائی اور سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اسے دیکھا:

آو بیٹی یہاں آو وہاں کیوں کھڑی ہو؟؟؟؟

بی جان نے اپنے مخصوص دھیمے انداز میں اسے بلایا:

سحرش دھیمے قدموں سے چلتی ہوئی آئی اور بیڈ پر بیٹھ گی اور سر جھکا کر سلام کیا:

"خوش رہو آباد رہو۔۔۔۔۔۔"

بی جان اس کے اس انداز پر نہال ہو گئیں۔

"مجھے بتایا تھا جہانگیر نے...بچہ میں تو بس یہ ہی کہوں گی کہ صبر کرو۔۔۔۔۔۔۔"

سحرش کو انکی بات سن کر کرنٹ لگا۔۔۔۔۔

"کیا اس شخص نے بتا دیا کیا چلو اچھا ہے مجھے نہیں بتانا پڑا اب یہ مجھے میرے گھر جانے دیں گی۔۔۔۔۔"

ابھی وہ واپس جانے کے لئے ان سے کہتی ہی کہ بی جان کی اگلی بات پر اسے لگا جیسے یہ محل اس پر آ گرا ہو۔۔۔۔۔۔

بہت ظالم ماں باپ ہیں تمھارے کیا کوئی اپنی اولاد کے ساتھ بھی ایسا کر سکتا ہے؟؟؟

جی؟؟؟؟؟سحرش نے نا سمجھی سے انھیں دیکھا:

ہاں بچہ۔۔۔۔۔۔

"اب یہ تمھارا ہی گھر ہے اور مجھے خوشی ہے کہ میرے ہونہار بچے نے تمہاری عزت بچانے کیلیے تم سے نکاح کیا۔۔۔۔"

"مجھے فخر ہے کہ اس نے تمھیں اپنی عزت بنایا ہے۔۔۔۔۔"

ابھی سحرش انکی بات کی تردید کرتی کہ ملازمہ آگئی:

"آیئے بی جان میں اپکو وضو کروادوں نماز کا ٹائم ہو گیا۔۔۔"

سحرش غائب دماغی سے کمرے سے باہر نکلی چلتے چلتے وہ ٹیرس کی جانب نکل آئی۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہیں تھیں بی جان کیا بتایا اس شخص نے میرے بارے میں، اپنے کرتوتوں کا پردہ رکھنے کے لئے میرے والدین کو برا کردیا"

سحرش کا دماغ سوچ سوچ کر ماوف ہونے لگا تھا اسکا دل چاہ رہا تھا کہ ابھی جہانگیر اس کے سامنے ہو اور وہ اسکے ٹکرے ٹکرے کردے۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھوڑی دیر بعد گاڑی کے ہارن کی آواز پر واچ مین نے گیٹ کھولا تو سفید رنگ کی کرولا اندر آئی اور پورچ میں اکر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

جہانگیر گاڑی سے نکل کر لاونج میں آیا تو سحرش کو اپنے سامنے پایا، وہ غضب ناک تیوروں سے اسے گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

"کیا بکواس کی ہے تم نے بی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

جہانگیر نے اگے بڑھ کر اسکے منہ پر ہاتھ رکھا اور اسے کھینچتے ہوئے اپنے روم میں لایا

جہاں وہ قیام پزیر تھا:

کمرہ میں آتے ہی اس نے اپنا آپ چھڑایا اور دونوں ہاتھ اسکے سینے پر رکھ کر زور سے پیچھے دھکیلا:

"ہاتھ مت لگانا آئندہ مجھے۔۔" سمجھ آئی تمھیں؟؟

"اس نے انگلی اٹھا کر وارن کیا۔۔۔۔"

جہانگیر کو سمجھ نہیں آرہا تھا آخر اسے ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔

کیا ہوا کیوں چیخ رہی ہو اس طرح تمیز نہیں ہے تمھیں؟؟؟؟

"نہیں ہے تمیز۔۔۔۔۔ جیسے تم خود ہو اسی طرح تم سے بات کر رہی ہوں گھٹیا انسان۔۔۔۔۔"

اپنی لینگوئج درست کرو تمھیں بتایا ہے نہ میں اس لہجہ کا عادی نہیں ہوں؟؟

جہانگیر کو بھی غصہ آگیا تھا جبھی کڑے تیوروں سے اسے گھورا۔۔۔۔-۔۔۔۔۔

"میں بھی تمھاری بے دام غلام نہیں ہوں۔۔ کہ جو تم کہو وہی میں کروں۔۔۔۔۔"

خود اپنا گناہ چھپانے کیلئے میرے والدین پر الزام لگا دیا۔۔۔۔۔"

ترکی بہ ترکی کہا گیا:

اسکی بات سن کر وہ طیش میں اگیا: اسکا ہاتھ پکڑ کر جھٹکے سے اسے قریب کیا۔۔۔۔

کیا گناہ کیا ہے بولو؟؟؟

جہانگیر نے ڈھارتے ہوئے اس سے پوچھا:

ایک پل کو تو وہ بھی کانپ گئی تھی لیکن جلد ہی اپنے آپ کو سنبھال کر بولی:

"مجھے اغوا کر کے یہاں لائے اور اوپر سے کہہ رہے ہو کیا گناہ کیا ہے تم جیسا گھٹیا انسان میں نے پوری زندگی میں نہیں دیکھا۔۔۔۔۔"

ابھی تم نے میر گھٹیا پن دیکھا ہی کب ہے بولو تو ابھی دکھا دوں؟؟؟

جہانگیر نے سرد لہجے میں اسے دیکھتے ہوئے کہا:

.________________________

واچ مین نے گیٹ کھولا تو پجارو برق رفتاری سے پورچ میں داخل ہوئی۔۔یاسر خان زادہ پجارو سے نکلے اور خان زادہ ہاوس میں داخل ہوئے۔۔۔انھیں دیکھتے ہی ایک ملازم نے اگے بڑھ کر ان کا بریف کیس اور کوٹ تھاما جبکہ دوسرے ملازم نے پانی کا گلاس اگے کیا۔۔ مخملی کارپیٹ پر وہ جوتوں سمیت لاونج میں داخل ہوئے۔۔۔۔

پیاری سی من موہنی صورت، میدہ جیسی صاف رنگت، چمکتی ہوئی انکھیں، کٹے ہوئے بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے جنھیں وہ بار بار ہٹا رہی تھی مخروطی انگلیاں تیزی سے لیپ ٹاپ پر حرکت کر رہیں تھیں نازک سراپہ بلاشبہ پری کی مانند لگتی تھی ہاتھ لگانے سے میلی ہو جائے۔۔۔۔

سحرش صوفہ پہ بیٹھی ہوئی انہماک سے گیم میں مصروف تھی۔۔۔۔

Sehar my child how are you ?????

Ohhhhh.... dad what a pleasant surprise????

سحرش نے یاسر خان زادہ کی آواز پر گردن موڑ کر دیکھا اور چہکتی ہوئی ان کے گلے لگی۔۔۔۔۔۔

ڈیڈ اپکو میں نے کتنا مس کیا اتنے لمبے ٹور پر گئے ہوئے تھے آپ؟؟؟

سحرش نے لاڈ سے شکوہ کیا۔۔۔۔

"اوہ۔۔۔میرا بیٹا کل کا پورا دن آپکا۔۔۔کل ہم شوپنگ پر جائیں گے گھومیں گے اور ڈنر بھی"

"اوہ۔۔۔۔۔ڈیڈ آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔۔"

ہمم چلو میں ذرا فریش ہو جاوں۔؟؟

یاسر سحرش کا گال تھپتھپا کر کمرے میں چلے گئے اور وہ دوبارہ لیپ ٹاپ پر مصروف ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

خان زادہ ہاوس کی بنیاد برسوں پہلے عبدالرحمن صاحب نے پنجاب کے ایک گاوں میں رکھی تھی شادی کر کے وہ وہاں آباد ہو گئے تھے گاوں کو آباد کرنے کیلیئے وہاں اسکول،

ہسپتال بنائے۔۔۔یوں گاؤں کا پوش علاقہ آباد ہوا وہاں کا سردار بھی لوگوں نے ان کی کارکردگی نیکی اور نرم مزاجی کو دیکھ کر منتخب کیا تھا۔۔۔۔۔منتوں مرادوں سے یاسر دنیا میں آئے تھے چونکہ اکلوتے تھے اس لیے عبدالرحمن کے بعد انھیں ہی گدی نشین ہونا تھا اس لئے ان کی تربیت نوابوں جیسی ہوئی تھی عیش و عشرت میں پلنے والے یاسر ضدی اور مغرور ہو گئے تھے۔۔۔بچپن میں ہی عبدالرحمن صاحب نے اپنی بھانجی (عالیہ) سے یاسر کی نسبت طے کر دی تھی۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com

عبدالرحمن کی وفات کے بعد یاسر خان زادہ پنچائیت کے مشترکہ فیصلہ سے گدی نشین بنے۔۔۔

یوں گاؤں کہ چھوٹے بڑے فیصلے یاسر کی معیشیت میں طے پانے لگے۔۔۔۔

منشی عالم یہ لڑکی کون ہے؟؟؟

"خان صاحب یہ اپنے ملک نواز کی پوتی ہے رب نواز اس کا بھائی ہے"

"ہمم۔۔۔۔۔۔"

منشی عالم یاسر کا مشیر تھا ہر وقت اس کے سائے کی طرح ساتھ رہتا تھا۔۔

"منشی عالم تم ایسا کرو حویلی کا چکر لگا آو میں یہیں ہوں۔۔"

"جی خان صاحب جو حکم۔۔۔۔"

یاسر خان زادہ کی لڑکی کو دیکھ کر نیت خراب ہو گئی تھی تھا بھی وہ آوارہ طبیعت کا مالک ۔۔۔۔

وہ میانی چال چلتا ہوا اسکے قریب آیا!

اے لڑکی تمہارا نام کیا ہے؟؟؟

تم کون ہو ہم تم کو اپنا نام کیوں بتائیں؟؟

"میں کون ہوں یہ چھوڑو بس اتنا جان لو کہ تم ہمارے من کو بھا گئی ہو۔۔۔"

یاسر نے مکروہ ہنسی ہنستے ہوئے کہا:

نگین نے گھبرا کر اپنی چندری سے چھپے ہوئے منہ کو اور چھپایا اب صرف اسکی بھوری انکھیں ہی دکھ رہی تھیں۔

"عورت کو اللہ نے یہ خوبی دی ہے کہ وہ مرد کی نیت کو پہچان لیتی ہے۔ جبکہ یاسر کے سامنے عقل و شعور رکھنے والی پڑھی لکھی اور بالغ لڑکی کھڑی تھی تو وہ اسکی نیت کے کھوٹ کو کیسے نہ پہچانتی۔۔۔"

"ہم اجنبی سے بات کرنا پسند نہیں کرتے"۔

وہ یہ کہہ کر اگے بڑھی ہی تھی کہ یاسر نے اسکی کلائی پکڑ لی۔۔۔ وہ جو اگے قدم بڑھا چکی تھی یاسر کے ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچنے سے لڑکھڑا کر اسکے سینے سے لگی چندری سر سے پھسل گئی تھی۔۔۔

یاسر کی تو انکھیں اسے دیکھ کر پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔ چاند سا مکھڑا گلابی ہونٹ بلاشبہ وہ نہایت حسین تھی۔۔۔۔۔

یاسر کی محویت کو نگین کے پڑنے والے تھپڑ نے توڑا تھا۔۔۔۔

"ہم تم جیسے آوارہ مزاج لڑکوں کے منہ لگنا پسند نہیں کرتے۔۔ آئیندہ کسی لڑکی کا ہاتھ

پکڑ و تو یہ تھپڑ ضرور یاد کر لینا۔"

نگین کی اس حرکت نے یاسر کو مشتعل کر دیا تھا وہ تو شکر تھا دوپہر کا ٹائم تھا سب کسان آرام کی غرض سے اپنی اپنی جھونپڑیوں میں تھے۔۔۔اسکا ارادہ اس لڑکی کو گھسیٹ کر ڈیرہ پر لے جانے کا تھا کہ نسوانی آواز پر نگین پلٹ کر اس کی جانب بڑھ گئی۔۔۔وہ شاید نگین کی ملازمہ تھی۔۔۔۔

وہ تھپڑ کی تپش ابھی بھی اپنے گال پر محسوس کر رہا تھا نفرت کی ایک لہر اس کے رگوں میں سرائیت کر گئی۔۔۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا ڈیرے کی طرف نکل آیا۔۔۔ جہاں اسکی عیاشی کا سامان موجود تھا۔۔۔اس نے شراب کی بوتل منہ سے لگائی اور آدھی سے زیادہ زہر مائل مسروب کو حلق میں اتارا۔۔۔۔۔۔۔۔

"منشی۔۔۔۔۔منشی۔۔۔۔"

اس کی آواز سن کر ایک ملازم بھاگتا ہوا آیا جو اس کے ڈیرے پر ہر وقت رہتا تھا۔۔۔

تو منشی ہے جو آیا ہے ؟؟؟

یاسر نے سرخ ہوتی انکھوں سے گھورتے ہوئے کہا:

صاحب جی۔۔۔۔وہ تو حویلی۔۔۔۔یی گیا۔۔۔۔ہے؟؟

"تو بلاو اس کو ورنہ میں تم سب کو زمین میں گاڑ دوں گا"

"جی صاحب جی ابھی بلاتا ہوں"

ملازم گھبرا کر جلدی جلدی بولتا ہوا وہاں سے نکلا تھا۔۔۔۔

اتنی دیر میں اس نے پوری بوتل چڑھالی تھی۔۔۔

پندرہ منٹ میں منشی عالم ڈیرہ پر موجود تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

کہاں مر گیا تھا تو؟؟

یاسر نے ڈھاڑ کر شراب کی خالی بوتل دیوار پر ماری:

"صاحب جی اپنے ہی تو بھیجا تھا"

"زبان چلاتا ہے بے غیرت ادھے گھنٹے میں وہ لڑکی یہاں ہونی چاہیئے ورنہ تجھ سمیت تیرے بیوی بچوں کو بھی اوپر بھیج دوں گا"

کیا مصیبت پڑ گئی ہے تجھے کیا دروازہ توڑے گا؟؟؟

سعیدن نے منشی کو دیکھتے ہوئے پوچھا:

"تو ایسا کر جلدی سے ملک نواز کی حویلی جا۔۔۔"

پر میں تو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی سارے کام نبٹا کر آئی ہوں وہاں سے؟؟؟؟

"تو زیادہ بڑبڑ نہ کر جو کہہ رہا ہوں وہ کر۔۔۔" منشی نے غصہ سے کہا:

پر میں وہاں جا کر کیا کروں۔؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سعیدن نے الجھ کر منشی کو دیکھا:

"تو وہاں جا اور چپ چاپ نگین بی بی کو یہاں لیا۔۔۔"

کیا پگلا گیا ہے تو؟؟ وہ بھلا میرے ساتھ کیوں آئیں گی۔۔۔۔پی رکھی ہے کیا تو نے؟؟؟

"ایک جھانپڑ لگاؤں گا جو کہہ رہا ہوں وہ کر ورنہ تیرے ماں باوا کے گھر چھوڑ آوں گا۔۔۔۔"

منشی نے گھرکتے ہوئے دھمکی دی۔۔۔

سعیدن اس کے انداز پر گھبرا گئی اور جلدی سے چادر لے کر ملک حویلی روانہ ہو گئی۔۔۔۔۔۔

ملک حویلی میں سعیدن نے نیا نیا کام کاج شروع کیا تھا اسے وہاں پانچ، چھ مہینہ ہوئے تھے نگین کے کام زیادہ تر وہ ہی کرتی تھی اپنے کام کاج کی وجہ سے حویلی کے لوگوں کے نزدیک ہو گئی تھی۔۔۔۔

چوکیدار نے سعیدن کو دیکھ کر دروازہ کھولا وہ جلدی جلدی حویلی میں داخل ہوئی اور نگین کے کمرہ کا دروازہ بجایا۔۔۔

گاوں میں عموماً لوگ مغرب کے بعد سونے کے عادی تھے حویلی کے لوگ بھی اپنے اپنے کمروں میں بند ہو چکے تھے۔۔۔

کافی دیر دستک کے بعد نگین نے آنکھیں ملتے ہوئے دروازہ کھولا۔۔۔

بی بی جی کیا میں اندر اجاوں؟؟؟

ہاں ہاں آو پر تم تو چلی گئیں تھیں دوبارہ کیوں آ گئیں؟؟؟

وہ بی بی جی آپکی ایک سہیلی شہر سے ہماری جھونپڑی میں آئی ہوئی ہے وہ جو آپکے ساتھ

رہتی تھی وہ آپکا پوچھ رہی تھی میں نے اسے بتایا بھی اس وقت حویلی والے سو جاتے ہیں لیکن وہ مان نہیں رہی ڈھیر کی ہے نہ مجھ گنوار کہ سمجھانے پر بھی نہیں سمجھ رہی۔۔۔ اور کہہ رہی ہے حویلی لے کر چلو اگر میں اسے یہاں لاتی تو بڑے صاحب غصہ ہوتے اس لیے میں آپ سے پوچھنے آ گئی؟؟؟؟

میری سہیلی؟؟؟ ذہن پر زور ڈالنے سے اسے یاد آیا۔۔۔شہینہ اس کے گھر آنے کا تو کہہ رہی تھی لیکن اتنی جلدی۔۔

آج ہی تو اسکی شہینہ سے فون پر بات ہوئی تھی اور سعیدن جو لاونج صاف کر رہی تھی بخوبی اس کے کان میں نگین کی باتیں گھس رہیں تھیں اس لئے اس نے اس بات کا فائدہ اٹھایا۔۔۔۔۔

جی بی بی جی اب بتائیں کیا کروں؟؟؟

سعیدن نے اسے چالاکی سے اپنی باتوں میں پھنسالیا تھا۔۔۔

"اچھا روکو تم یہاں ہم بابا سے پوچھ کر آتے ہیں پھر تم اسے یہاں لے آنا۔۔۔۔۔"

نگین گھبرا رہی تھی اکیلے جانے پر۔۔۔یوں بھی تمام راستے سنسان ہو چکے تھے۔۔۔۔

"نہیں نہیں بی بی جی یہ کیا کر رہی ہیں اس وقت تو وہ سو گئے ہوں گے۔۔۔آپ ایسا کرو کہ میرے ساتھ چلو اسے آپ خود لے کر آ جانا حویلی اور صبح بڑے صاحب کو بتا دینا؟؟؟؟

"کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو۔۔۔۔۔"

نگین نے پر سوچ انداز میں کہا:

"ہم چادر لے کر آتے ہیں۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نگین کو اسکی رائے من کو لگی تھی۔۔۔کیوں کہ بابا کے مزاج سے وہ واقف تھی۔۔۔ جلدی جلدی سر پر کڑائی والی چادر لی اور سعیدن کے ساتھ حویلی سے نکل گئ۔۔۔۔

کہاں ہے شہینہ ہمیں تو کہیں نظر نہیں آ رہی؟؟؟

نگین نے صحن کے اطراف میں نظریں ڈوڑائیں۔۔۔

ابھی سعیدن اسے سچائی بتاتی کی منشی نے اگے بڑھ ہاتھ میں پکڑا رومال نگین کی ناک پہ

رکھا۔۔۔ نگین اس حملہ کے لئے تیار نہیں تھی ہڑبڑا کر ہاتھ پاوں مارنے لگی لیکن کلورو فل نے اسے زیادہ دیر تک حواسوں میں نہ رہنے دیا اور ہوش و خروش سے بیگانہ ہو کر پاس پڑے پلنگ پر گر گئی۔۔۔۔

"یہ کیا کر رہا ہے تو بی بی کے ساتھ ہائے اللہ تو نے بے ہوش کر دیا انہیں۔۔۔"

سعیدن نے منشی کو دھکا دیتے ہوئے کہا:

منشی نے اسے پکڑ کر کمرے میں بند کر دیا اور بے ہوش پڑی نگین کو اٹھا کر گاڑی میں ڈالا اور ڈیرہ کی جانب گاڑی دوڑا دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اللہ تجھے پوچھے منشی یہ تو نے کیا کروا دیا مجھ سے مجھے پتا ہوتا تو کبھی تیرا ساتھ نہیں دیتی۔۔۔"

اس نے چلاتے ہوئے دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔۔۔ دروازہ چونکہ باہر سے بند تھا اس لئے کھل نہیں رہا تھا اس نے کمرے میں رکھی لکڑی کی کرسی اٹھائی اور زور سے دروازے پر ماری پرانے طرز کا بنا ہوا دروازہ پڑنے والی ضرب کو برداشت نہ کر سکا اور

ٹوٹ گیا وہ جلدی باہر نکلی دروزے پر کھڑے خان زادہ کے ملازم کو دیکھ کر اس کے پاس آئی:

کہاں لے کر گیا ہے منشی بی بی کو؟؟؟

"مجھے نہیں پتا تو گھر جا منشی نے منع کیا ہے کہ تجھے نکلنے نہ دوں۔۔۔"

"تجھ میں اگر خدا کا خوف ہے تو زمین کے فرعونوں میں اپنا نام نہیں لکھوا تیرے گھر میں بھی تیری بیٹی رہتی ہے خدا کے قہر سے ڈر۔۔۔۔"

سعیدن نے اسے خدا کہ قہر سے ڈرایا۔۔۔۔

جا!!!! جا اپنا بھاشن کہیں اور جا کر دے۔۔۔۔

اس نے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔۔

"کتنے دن کھائے گا تو خان زادہ کی دی ہوئی بھیک۔۔۔۔ تیرے گھر میں بھی عزت بیٹھی ہوئی ہے یہ نہ ہو کہ خان زادہ کی جلائی ہوئی آگ تیرے گھر کو جلا کر بھی راکھ کر دے۔۔۔۔۔"

سعیدن کی باتوں نے اس پر اثر کیا تھا اس نے سعیدن کو ساری حقیقت بتائی جسے سن کر

سعیدن نے اپنے سینے پر دونوں ہاتھ دھرے اور زور زور سے منشی سمیت خان زادہ کو کوسنے دینے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اللہ کی مار پڑے منشی تجھے میں کیا منہ دیکھوں گی اللہ کو نہیں نہیں اب میں مر بھی جاوں مجھے انکی عزت بچانی ہے۔۔۔۔۔"

سعیدن بد حواس ہو کر ملک حویلی بھاگی لاونج میں پہنچ کر زور زور سے چلاتے ہوئے رونے لگی اسکی چیخ وہ پکار خاموش حویلی میں گونجنے لگی۔۔۔۔ملک نواز اور رب نواز دونوں کمروں سے باہر آئے یہ چیخ و"پکار کیوں مچائی ہوئی ہے"

ملک نواز نے جو نخوار نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا: سعیدن روتے ہوئے ان کے قدموں میں گر گئی۔۔۔۔۔۔۔

دور ہو یہ کیا کر رہی ہو؟؟؟ ہوا کیا ہے؟؟۔

وہ وہ ببڑے صصصا حححب ننننگگگین بی بی کو بچا لیں؟؟؟

کیا کہہ رہی ہو صحیح سے بتاو؟؟

"صاحب جی نگین بی بی کو یاسر نے اغوا کروالیا ہے۔۔۔"

یہ کیا کہہ رہی ہو ہوش میں تو ہو۔؟؟؟

نواب ملک نے ڈھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

اس نے رو رو کر سارا ماجرا انہیں کہہ سنایا سب کو وہاں پر سانپ سونگھ گیا تھا۔۔

"نمک حرام جس تھالی میں کھائیا اسی میں چھید کر دیا۔۔۔"

ملک نواز نے زوردار تھپڑ مارا وہ دور جا کر گری۔۔۔۔

"بابا جان یہ وقت غصہ کرنے کا نہیں ہے آپ چلیں میرے ساتھ ہم وہیں چلتے ہیں اسے بعد میں دیکھیں گے۔۔۔"

رب نواز نے تنفر سے سعیدن کو دیکھ کر بابا کو احساس دلایا۔۔۔۔

"نہیں صرف ہم جائیں گے تم یہیں رہو۔۔۔۔۔"

پر بابا؟؟؟؟

کرم دین گاڑی نکالو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نگین کو ہوش آگیا تھا اسے اپنا سر بھاری لگا جیسے ہی اسے سب یاد آیا وہ کھڑی ہو گئی اپنا ڈوپٹہ دیکھنا چاہا تو وہ نظر نہ آیا پاس پڑی کرسی پر بیٹھے شخص کو دیکھ کر اس کے پیروں تلے زمین نکل گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا کہہ رہی تھی تو مجھے ہاں آوارہ ہوں، بدمعاش ہوں منہ نہیں لگتی میرے ۔۔۔۔۔۔اب تجھے بتاوں گا کہ کتنا آوارہ ہوں"

ننہیں ں ں س۔۔ نہیں مجھے معاف کر دو خدا کے لئے ؟؟؟

"معاف کر دوں ہاں یاسر کسی کو معاف نہیں کرتا"

"تتتم ممیرے بابا کو نہیں جانتے وہ تمھارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے "

"ہاہاہاہاہاہاہا" یاسر نے اسکی دھمکی پر چھت پھاڑ قہقہہ لگایا اور اسکے قریب اکر زوردار تھپڑ اسکے چہرے پر مارا جس سے نکسیر اسکی ناک سے بہنے لگی۔۔۔۔

"تم انتہائی ایک گرے ہوئے درندے ہو تم جیسا گھٹیا انسان میری نظر میں کیڑے مکوڑے سے بھی گیا گزرا ہے"

"اسکے الفاظ جلتی پر تیل کا کام کر گئے وہ اس پر وحشیوں کی طرح جھپٹا اسکی سسکیاں،

آہیں، چیخ و پکار نے آسمان تک کو ہلا دیا تھا لیکن اس کی شیطانیت کو نہیں روک سکی تھی

سفاکیت کی انتہا تھی انتہا۔۔۔۔"

اپنی حوس پوری کر کے وہ فرار ہو چکا تھا۔۔۔

ملک نواز حویلی میں نگین کے بے ہوش وجود کو اٹھائے داخل ہوئے تھے

یہ واقعہ پورے گاوں میں پھیل چکا تھا یا سر اسی رات ملک چھوڑ کر جا۔ چکا تھا جانے سے

پہلے اس نے منشی عالم کو موت کی نیند سلا دیا تھا اور اسکی جھونپڑی میں آگ لگوا دی تھی

اپنے پیچھے تمام ثبوت مٹانے کی غرض سے اس نے دو معصوموں کو زندہ جلا دیا تھا جو

جھونپڑی میں سوئے ہوئے تھے جبکہ خود اپنی حویلی۔ ملازوں کے حوالے کر کے

امریکہ چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سنسان سڑکوں پر گاڑی دوڑاتے ہوئے اسے دو گھنٹے ہو گئے تھے دماغ ٹھنڈا ہوا تو سب

سے پہلے سحرش کا خیال آیا۔۔۔۔۔۔ گاڑی گھر کی جانب روک دی دل کے ایک کونے

میں احساس ندامت نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا حویلی پہنچ کر اپنے کمرہ کا رخ کیا کمرہ میں گھپ اندھیرا تھا اس نے ہاتھ بڑھا کر سوئچ بورڈ کو ٹٹولا لائٹ کھلتے ہی پورا کمرہ روشن ہو گیا اس نے سامنے دیکھا تو اسے دھچکا لگا جس پوزیشن میں وہ اسے چھوڑ کر گیا تھا وہ اتنے گھنٹے اسی زاویہ سے گری ہوئی تھی بالوں نے اسکے چہرے کو چھپایا ہوا تھا وہ

دوڑ کر آگے بڑھا اور سحرش کو سیدھا کیا چہرہ سے بال ہٹانے پر اس کو ایک اور جھٹکا لگا ناک سے بہہ کر خون ہونٹ پر جم گیا تھا سفید گال پر پانچوں انگلیوں کے نشان چھپے تھے اس نے جلدی سے اسے اٹھا کر بیڈ پر ڈالا اور خود واش روم سے فرسٹ ایڈ باکس لے کر آیا روئی سے خون صاف کیا اور اسے ہوش میں لانے کی تدبیر کرنے لگا۔۔۔۔

انکھ کھلنے پر اس نے کمرہ میں نظر ڈورائی اور جہانگیر کو اپنے قریب دیکھ کر اٹھ بیٹھی جہانگیر نے اٹھنے میں اس کی مدد کی تھی اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرالیا شاید پہلے ہونے والے واقعہ یاد کر رہی تھی جو ذہن سے محو ہو گیا تھا جہانگیر تو یہ ہی سمجھا۔۔۔۔

جہانگیر نے اس کی طرف پانی کا گلاس بڑھایا جس کو اس نے نظر انداز کر دیا تھا۔۔۔۔

"ایک دفعہ زہر ہی کیوں نہیں دے دیتے بار بار ذخم دے کر مرہم کرنے سے تو بہتر

ہے"

اس نے زہر خند لہجے میں جواب دیا۔۔۔

اب کے وہ جہانگیر کی سائیڈ سے اٹھ کر جانے لگی تو اچانک چکر آگیا جہانگیر اس کی حرکات و سکنات پر نظر رکھے ہوئے تھا اسے لڑکھڑاتے ہوئے دیکھا تو کونی سے پکڑ کر تھاما اور اپنے قریب ہی بٹھا دیا۔۔۔ہاتھ کی گرفت مضبوط ہونے سے اس کے تکلیف سے آنسو نکل گئے اس نے دوسرے ہاتھ سے جہانگیر کا ہاتھ جھٹکا۔۔۔

کیا ہوا ہے کونی پر دکھاؤ ذرا؟؟

"کیوں نہیں آپکی کی ہوئی مہربانیاں ہیں دیکھ لیں اور دل خوش کر لیں"

سحرش نے طنز کرتے ہوئے کہا:

جہانگیر نے لب بھینچ کر اس کے ہاتھ کی استین کو کہنیوں سے اوپر کیا: جگہ جگہ سے کھال ہٹی ہوئی تھی اور اندر کا گوشت نظر آرہا تھا اس نے اپنے آپ کو کوسا۔۔۔

"رہنے دیں اتنی مہربانی بہت ہے اپکی اور مہربانی کی ضرورت نہیں ہے"

وہ بیڈ سے جھٹکے سے اٹھی اور واش روم میں گھس گئی۔۔۔۔

اور جہانگیر کو پچھتاووں نے گھیر لیا۔۔۔۔۔۔

تم اپنے گھر جاو گی؟؟

وہ جو کب سے اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھ رہی تھی کرنٹ کھا کر جہانگیر کے الفاظوں کو غور کرنے لگی۔۔۔

کیا تم اپنے گھر جانا چاہتی ہو؟؟

جہانگیر نے شاید اسکے تاثرات بھانپ لئے تھے جبھی اس بار اونچی آواز میں کہا:

"گھر" اس نے زیر لب دہرایا۔۔۔

"ہاں"

جہانگیر نے جب جواب میں خاموشی پائی تو دوبارہ بول اٹھا:

"پانچ منٹ تک ریڈی ہو جاو میں تمھیں تمہارے گھر چھوڑنے جا رہا ہوں"

کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟؟

سحرش نے خدشہ کے زیر اثر پوچھا:

"بلکل سچ"

جہانگیر نے اسے یقین دلایا۔۔۔۔

ایک ہفتہ تک اسے اپنی کم ہمتی پر غصہ رہا؟؟اس کا تو اس سب میں کوئی قصور ہی نہیں تھا اس کی تو ساری باتیں ٹھیک تھیں کہیں نہ کہیں غلطی اسی سے ہو رہی تھی اس نے اسکی سزا ختم کرنے کا سوچ لیا تھا جس پر اب عمل کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ بی بی جان سے آخری دفعہ مل کر گاڑی میں آبیٹھی جس میں جہانگیر پہلے ہی موجود تھا گاڑی اپنی منزل پر گامزن ہو گئی تھی کس کو کیا پتا کہ منزل شاید ابھی نہیں تھی گاڑی میں موجود دونوں نفوس اس بات سے بے خبر اپنی اپنی سوچوں میں مگن محو سفر تھے۔۔۔۔۔۔۔

"ڈیڈ آپ میری بات سنے بغیر مجھ پر الزام نہیں لگا سکتے۔۔"

اپنی سسکیوں کو دباتے ہوئے احتجاجاً کہا:

"چھ مہینے تم غائب تھیں اب اچانک تم ہنسی خوشی اتنے دنوں بات آئی ہو تو میں کیا بات سنوں"

یاسر خان نے بے لچک انداز میں کہا:

آپ اسکی بات تو سن لیں ؟؟۔

رابعہ بیگم (سحرش کی امی) نے یاسر کو گھور کر دیکھا:

"تم اپنے کمرے میں جاو یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے تم اپنی کلب اور پارٹیز کی فکر کرو"۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رابعہ یاسر سے شادی کر کے لاپرواہ ہو گئ تھی دولت کی توریل پیل پہلے ہی تھی اور شادی کے بعد انہیں گھرداری سے کوئی رقبت نہیں تھی اس لئے وہ سحرش کو دنیا میں لانے کے بعد اس سے بھی بے پرواہ ہو گئیں تھیں۔۔۔۔

یاسر پھنکار کر سحرش سے کہا:

رابعہ کو لگا جیسے کسی نے اس کہ منہ پر تیزاب پھینک دیا ہو۔۔۔۔

وہ یاسر کے پل میں بدلتے تیور پر ہونق سی رہ گئیں۔۔۔۔۔

"تمھیں میں نے دنیا کی نظروں سے بچا کر رکھا پھولوں کی طرح سینچ سینچ کر بڑا کیا اور تم نے کیا دیا بدلے میں ذلت اور رسوائی۔۔۔"

یاسر نے سحرش سے شکوہ کیا:

اسے اپنی ہی آواز کسی گہری کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو کیا کہتے ہو یاسر خان زادہ پسند نہیں آئی تمھیں یہ ذلت و رسوائی؟؟؟

تبھی عقب سے جہانگیر کی آواز پر وہاں موجود سارے نفوس نے انٹیرنس کی جانب دیکھا:

کون ہو تم اور اندر کیسے آئے؟؟؟

یاسر نے بگڑتے ہوئے کہا:

"اں اں اں نہیں یاسر خان زادہ اتنا مت ڈھاڑو کہ کہیں تم بولنے کہ بھی قابل نہ رہو ۔۔۔۔"

رابعہ بیگم،اور سحر ش سیچوئشن کو سمجھنے کی کوشش کر رہیں تھیں۔سامنے کھڑے شخص کی وجیہہ خوبصورتی ہر گز نظرانداز کر جانے والی نہ تھی۔۔۔۔اور پھر اس کی منہ سے ادا ہونے والے الفاظ کسی طوفان کا پتہ دے رہے تھے۔۔۔۔۔

"تم کیا سمجھتے ہو تم پاکستان چھوڑ کر بھاگ جاوگے اور اپنے پیچھے تمام ثبوت مٹا کر اپنے آپ کو بچالو گے ؟؟تو بہت غلط سوچ تھی تمہاری۔۔۔"

جہانگیر جیب میں ہاتھ ڈالے ہموار قدم چلتا یاسر کی جانب آیا۔۔۔۔

سرد سانس خارج کر کہ بات جاری رکھی۔۔۔۔۔

انسانوں کو تو دھوکا دے سکتے ہو پر اللہ کو کیسے دو گے بولو کسی کی عزت کو اپنی حوس کا نشانہ بنا کر تم خود عیش کی زندگی بسر کرو گے اور کوئی تم سے حساب لینے والا نہ ہو گا؟؟؟

یاسر کے تو مانو کاٹو تو لہو نہیں چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا تھا۔۔۔

ییییہ ککیا ببببکککواس کککر رہے ہو کککون ہو تم؟؟؟

"جہانگیر""جہانگیر رب نواز""ملک نواز کا پوتا""نگین کا بھتیجا"۔۔۔

کیا ننننگین کا بھتیییجااااا۔؟؟؟

ہاں کیوں یاد آیا کچھ؟؟؟

تم کیا سمجھے تھے تم گناہ کرو گے اور چھپا لو گے؟؟؟

"تم شاید اس ذات کو بھول گئے تھے جو "علیم و خبیر" ہے اس کے انصاف سے کیسے بچ پاؤ گے"

میں نے ہی تمہاری بیٹی کو اغوا کروایا تھا اور چاہتا تو اسکی بھی عزت پامال کر دیتا لیکن تم جیسا بھیڑیہ نہیں ہوں تمہاری بیٹی آج بھی ویسی ہی ہے بے داغ اور پاکیزہ ہے جیسے کہ اغوا ہونے سے پہلے تھی۔۔۔۔

"ہاں البتہ اب وہ میرے نکاح میں ہے" اور یہ مت سمجھنا کہ میں اسے آزاد کر دوں گا زندگی بھر وہ میرے نام سے جڑی رہے گی اور تمھاری دہلیز پر پڑی رہے گی اور تم اسے

دیکھ دیکھ کر روز جیو گے روز مرو گے۔۔۔۔۔۔"

تم ہوتے کون ہو مجھے سزا دینے والے؟؟؟ہاں بولو تم خدا ہو؟؟؟کیا ہو تم؟؟؟اپنے آپ کو ہر الزام سے بری الزمہ کر کر تم بچ نہیں سکتے؟؟؟

میرے باپ نے کمینگی دیکھائی تو تم نے کون سا اچھا کام کیا ہے تم بھی میرے باپ کے ساتھ برابر کے ذمہ دار ہو۔۔۔۔

"ہونہہ آئے بڑے شریف النفس"

سحرش جو کب سے اپنے باپ کی عیاشی کا قصہ سن رہی تھی جہانگیر کو اپنی خود ساختہ حمایت کرنے پر تلملا گئی اور جہانگیر کے کرتے کا کالر پکڑ کی کھینچنے لگی۔۔۔۔

"بند کرو اپنی بکواس"

جہانگیر سحرش کے الفاظ پر آگ بگولہ ہو گیا اور سحرش کے دونوں ہاتھوں کو جھٹکا۔۔۔

کیوں برا لگا؟؟؟

سحرش نے تمسخر سے دیکھتے ہوئے کہا:

تم مرد ہمیشہ اپنے انتقام کی آگ عورت کے ذریعہ نکال کر اپنی مردانگی سمجھتے ہو؟؟؟"

تھو ہے تم جیسے مردوں پر"

"اور تم کتنا مجھے تڑپاؤ گے دل کو ٹھنڈک ہوتی ہو گی نہ عورت کی کم ہمتی پر اپنی مردانگی جتا کر۔۔۔۔نفرت ہے مجھے اپنے باپ سمیت تم جسے مردوں سے نفرت ہے نفرت ہے"

سحر ش کے گلے میں چلاتے چلاتے خراشیں پڑ چکیں تھیں اور آنسو لڑھک کر گالوں پہ بہنے لگے تھے۔۔

سحر ش نے ایک نظر سامنے کھڑی ماں پہ ڈالی، پھر ایڑیوں کہ بل گھوم کر دروازہ کی جانب بھاگی اور خان زادہ ہاوس سے نکلتی چلی گئی اپنے پیچھے آوازوں کی پرواہ کئے بغیر پیدل چلتی ہوئی سڑک تک آ گئی اُسے تو ہوش ہی نہیں تھا کتنی دیر ہوئی ہاوس سے نکلے ہوئے اور کہاں جانا تھا کچھ نہیں پتا لیکن اس دوزخ سے کوسوں دور نکل جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

ہارن کی آواز پر وہ خیالوں سے واپس آئی مڑ کر دیکھا تو جہانگیر گاڑی میں اس کا انتظار کر رہا تھا اس نے جلدی جلدی قدم آگے بڑھا دیئے۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے؟؟" چلو گاڑی میں چل کر بیٹھو۔۔"

جہانگیر گاڑی میں سے نکل کر اس کے سامنے کھڑا ہو کر جھنجھلا کر اسے بیٹھنے کو کہا:

"کیوں پھر میرا تماشہ بنانا باقی ہے؟؟؟"

سحرش نے زہر خند لہجے میں پوچھا:

جہانگیر نے اسکا بازو پکڑا اور کھینچتے ہوئے گاڑی کی طرف لایا اور سیٹھ پر دھکیل کر گاڑی کا دروازہ بند کر کے خود گاڑی میں آ بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم کیوں لائے ہو مجھے گاڑی میں؟؟؟؟؟؟؟؟"نہیں جاوں گی میں گھر کہیں نہیں جاوں گی تم مجھ پر اور حکمرانی نہیں کر سکتے "چھوڑو میرا ہاتھ؟؟

جہانگیر اسے کھینچتا ہوا گاڑی میں بٹھا کر گاڑی کے دروازوں کو لوک کیا۔۔۔۔۔۔جب کوششوں سے بھی گاڑی کا دروازہ نہیں کھلا تو سحرش نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا

۔۔۔۔

"سحرش بی بی شاید آپ بھول رہی ہیں آپ میرے نکاح میں ہیں"

"بہت جلد اس کاغذی بندھن کو بھی میں توڑ دوں گی۔۔۔" "تم کیا سمجھتے ہو تمہارے ساتھ ہنسی خوشی آزدواجی زندگی گزاروں گی؟؟؟" "تو بھول ہے تمہاری"

اسکی بات پر جہانگیر کی دماغ کی رگیں تن گئیں غصہ سے اس نے اسکا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا:

"بھول جاو تم کہ میں کبھی اس بندھن سے آزاد کروں گا اور آئیندہ یہ بکواس نہ سنوں ۔۔۔"

وہ اسے تنبیہ کرکے اپنی توجہ ڈرائیونگ پر لگا چکا تھا۔۔

"جنگلی نہیں تو" سحر ش نے گھور کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کھڑکی کی جانب منہ کرکے انسو پینے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈیڈ جانے دیں نہ آپ مجھے کہیں جانے نہیں دیتے؟؟؟

سحر ش مارکیٹ جانے کے لئے یاسر کو منا رہی تھی لیکن اس کے دل میں خوف تھا جس کی بنا پر وہ سحر ش کو نکلنے نہیں دیتا تھا۔۔۔

"میری جان آپ کی بھلائی کیلیئے ہی کر رہا ہوں ابھی آپ چھوٹی ہو نہیں سمجھو گی۔۔۔"

نہیں ڈیڈ آج آپ بتا ہی دیں کیوں اپ مجھے باہر نہیں جانے دیتے؟؟

سحرش نے ضدی لہجہ میں پوچھا:

"ہر بات بتانے کی نہیں ہوتی۔۔۔" جاو اپنے روم میں؟؟؟

اب کہ یاسر نے سختی سے ڈانٹا تو وہ منہ بنا کر اپنے روم میں چلی گئ۔۔۔

دوپہر سے رات ہو گئ تھی وہ مسلسل اپنے کمرہ میں بند تھی ملازمہ دو تین دفعہ کھانے کی ٹیبل پر بلانے آئی لیکن وہ نہ آئی۔۔۔۔۔تو آخر کار یاسر کو اس کی ضد کے آگے گھٹنے ٹیکنے پڑے۔۔۔۔

ابھی وہ مارکیٹ سے نکل ہی رہی تھی کہ ایک وین اس کے پاس آکر رکی اور دیکھتے ہی دیکھتے سحرش کو غائب ہونے میں ٹائم نہیں لگا جس تیزی سے وین اسکی طرف ائی تھی اس طرح برق رفتاری سے دھول اڑاتی ہوئی نکل گئ وہاں لوگ جو اپنے کام میں مصروف تھے ویسے ہی رہے کسی کو کچھ خبر نہیں جیتا جاگتا انسان وہاں سے غائب ہو گیا۔۔۔۔۔۔

****

**

سحر ش کو پانچ مہینہ ہو گئے تھے جب سے اسے باپ کی کمینگی کا پتا چلا تھا اسے مر دذات سے نفرت ہو گئ تھی وہ ملک حویلی آ اا تو گئ تھی لیکن گم سم رہتی تھی نہ کسی سے بات کرتی اور نہ جہانگیر سے لڑتی تھی گھنٹوں ایک ہی زاویہ میں بیٹھی رہتی، کھانہ دو تو کھا لیتی نہ دو تو۔ بھوکی رہتی۔۔۔ جہانگیر نے کئ دفعہ اس سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن جواب میں خاموشی ہی ملتی ایک دو دفعہ تو بی جان نے بھی بلوایا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔ بی جان فالج کی مریضہ تھیں جب انھیں رب نواز کے خود کشی کرنے کی اطلاع ملی تو وہ اپنے پاوں پر کھڑی نہ رہ سکیں اور گرنے اور صدمہ کی وجہ سے ان پر فالج کا اٹیک ہوا تھا۔۔۔۔

رب نواز کو قتل کر کے خود کشی کا نام دینے والا بھی یاسر کا ایک نوکر تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ واش روم سے باہر نکلی تو سامنے صوفے پر جہانگیر کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو اپنے ڈوپٹہ کی تلاش میں بیڈ پر آئی ڈوپٹہ اوڑھا اور خود جا کر کھڑکی کے پاس کھڑی ہو گئ۔۔۔

www.neweramagazine.com

مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے یہاں آو؟؟؟

جہانگیر نے اسے کھڑا دیکھ کر اسے پاس آنے کا کہا:

سحرش نے ایسے ریکٹ کیا جیسے سنا ہی نہ ہو۔۔۔

دیکھو تم مجھے مجبور کر رہی ہو کہ میں تم سے سختی سے بات کروں؟؟؟

سحرش پر خاطر خواہ اثر ہوا اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی بیڈ پر ٹک گئی۔۔۔

"تمھارے باپ کا انتقال ہو گیا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|...|Poetry|Interviews

جہانگیر نے سر جھکاتے ہوئے بتایا۔

سحرش کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا جیسے خون ہی نہ ہو جہانگیر نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا

جہانگیر اٹھ کر اسکے پاس آیا اور اسے شانوں سے پکڑ کر ہلایا۔۔۔

یک دم سحرش کہ ساکت وجود میں حرکت ہوئی سحرش کے لمبے لمبے قہقہوں سے پورا کمرہ گونجنے لگا۔۔ جہانگیر نے اسکی انکھوں میں جھانکا جہاں ویرانی چھائی ہوئی تھی

سحر ش؟؟؟سحر ش کیوں ہنس رہی ہو؟؟؟

اب کہ اس کے قہقہہ بلند ہونے لگے تھے جہانگیر کو وہ کوئی دیوانی لگی جو اپنا سب کچھ لٹا آئی ہو۔۔۔۔۔

کیا پاگل ہو گئی ہو؟؟؟؟

جہانگیر نے ڈھاڑ کر اسے جھٹکا:

:ہاں!ہاں۔۔۔۔ہو گئی ہوں پاگل سنا تم نے میں پاگل ہو گئی ہوں۔۔۔تم تمھیں تو خوش ہونا چاہیئے نہ تم نے لے لیا اپنا بدلہ۔۔۔اپنی پھپھو کی تباہی کا بدلہ تم نے مجھ سے لے لیا۔۔۔میرا۔۔۔میرا باپ مر گیا اور مجھ بدنصیب کو دیکھو آخری بار دیکھ بھی نہ سکی۔۔۔"

کیا!کیا قصور تھا میرا بتاو مجھے۔۔کیا قصور تھا میرا۔۔۔۔؟؟؟

اس کے انسو انکھوں سے رواں تھے آواز میں سختی تھی جہانگیر نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچتا ہوا حویلی کے ایک کمرہ میں لایا کمرہ میں گھپ اندھیرا تھا جہانگیر نے لائٹ جلائی کمرہ بلکل صاف ستھرا لیکن سادہ تھا کونے پر جائے نماز پر ایک خاتون تسبیح پڑھ

رہی تھی لائٹ جلنے پر اس خاتون کے ساکن وجود میں جنبش ہوئی اور آنکھیں بمشکل کھلنے کی کوشش کر رہی تھیں

ان کا کیا قصور تھا بولو کیا۔ قصور تھا ان کا؟؟؟

تمہارا باپ تو چلا گیا اس دنیا سے لیکن ان کے انصاف کا کیا بولو۔۔۔؟؟؟

سحرش رونا بھول کر پھٹی انکھوں سے نگین کو دیکھ رہی تھی نور ہی نور تھا ان کے چہرہ پر، صاف شفاف چہرہ چادر کے احاطے میں کسی چاند کے مانند لگ رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جہانگیر کون ہے یہ؟؟؟ کس کو تم میرے کمرے میں لائے ہو؟؟؟

نگین کی آواز میں لرزراہٹ اسکے بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھنے کا پتہ دے رہی تھی۔۔۔

نگین کی آواز پر سحرش کا سکتہ ٹوٹا اور وہ جا کر نگین کے گھٹنوں میں بیٹھ گئی اور زور زور سے رونے لگی۔۔۔یہاں تک کہ اس کی ہچکیاں بندھ گئیں تھیں۔۔۔

دل تھا کہ پھر بھی سکون نہیں پا رہا تھا نجانے وہ اپنے ہو جانے والے نقصان پر رو رہی تھی یا نگین کی طے کردہ صبر کی سیڑھیوں پر افسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا بیٹا کون ہو تم اور کیوں رو رہی ہو؟؟

نگین نے سوالیہ نظروں سے جہانگیر کو دیکھا جو ایستادہ وہیں دروازہ کے قریب ہی کھڑا رہ گیا تھا پھر لرزتے وجود کو دونوں ہاتھوں ست سہارا دے بٹھایا۔۔۔۔۔

"میں۔۔۔میں وہ ہوں جس سے اپکے بھتیجے نے اپکے ساتھ ہو جانے والے ظلم کا بدلہ لیا۔۔۔آپ میں اور مجھ میں فرق اتنا ہے کہ اپکی جسم اور روح پر داغ ہے جبکہ میری روح پر داغ لگا ہے ہم دونوں چلتی پھرتی لاشیں ہیں ہم دونوں کے قصوروار صرف اقر صرف مرد ہی ہیں۔۔۔۔"

یہ یہ کیا کہہ رہی۔۔۔ی ہ۔۔و۔۔۔ہو ککک۔۔۔۔ککون ہو تم؟؟؟

"میں یاسر خان زادہ کی بدنصیب بیٹی ہوں"

سحرش نے روتے ہوئے سر جھکا لیا جیسے سارا جرم اس کا ہی ہو۔۔۔۔

سالوں پہلے حویلی میں جو قیامت گزری تھی شاید اسکے انصاف کا دن آج تھا وہ انکھیں پھاڑے اپنے سامنے اپنے مجرم کی بیٹی کو جھکا ہوا دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔اپنی التجائیں، سسکیاں، رونا سب ایک فلم کی طرح ان کے ذہن میں اگیا تھا انھیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ روئے یا ہنسے۔۔۔۔۔

سالوں پہلے دیئے جانے والا زخم پھر سے تازہ ہو گئے تھا ان کے بے آواز آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔

اس لڑکی کو روتا، اور سسکتا، ہوا دیکھ کرا نھیں اپنا سسکنا یاد آگیا تھا۔۔۔۔وہ بھی تو ایسے ہی یاسر کی منت سماجت کر رہی تھی۔۔۔جہانگیر سامنے کھڑا ان کو یاسر لگا جو آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوا ان کی طرف آرہا۔ تھا۔۔۔

"قریب مت آنا۔۔"

"تم نے میری زندگی تو برباد کر دی لیکن میں اس کی عزت پر انچ نہیں آنے دوں گی"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نگین ہسٹریائی انداز میں چیخی درودیوار اس کی چیخ سے لرز اٹھے۔۔۔

جہانگیر جہاں تھا وہیں برف ہو گیا اسے زمین وآسمان گھومتے ہوئے نظر آنے لگے کانوں میں جیسے کسی نے پگھلا ہوا شیشہ انڈیل دیا۔۔۔

نگین نے سحرش کو اپنی آغوش میں کسی ننھی سی جان کی طرح سمو لیا تھا جیسے ماں اپنا بچہ چھین جانے کے ڈر سے اپنے اندر چھپا لیتی ہے۔۔۔۔۔

نگین کو اتنے سال کسی ملازم نے بات کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا اور اب ان کی چیخ سن کر بی جان وہیل چیئر پر نگین کے کمرے میں آئیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نگیں ن نے بی جان کو دیکھا تو سحرش کو لئے لپک کر ان کے پاس گئی۔۔۔۔

بی۔۔۔۔۔بی۔۔۔جھجانہ ننننن۔۔۔۔۔بیبیا۔۔۔ سسسسر۔۔۔۔

اااا لگگکہ بیبیا ااااا۔۔۔۔۔۔۔آاااا لگگکہ بیبیبیا ااااوووو ہہھہھ ہ ہ۔۔۔۔۔

(بی جان اگیا وہ)

نگین اسی بھیانک دن میں چلی گئی تھی سحرش کو اپنا بچہ سمجھ کر چھپایا ہوا تھا اور وہ

ہونقوں کی طرح انھیں تو کبھی جہانگیر کو دیکھ رہی تھی جس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

نگین کی حالت خراب ہونے لگی تھی بی جان نے اشارے سے جہانگیر کو جانے کو کہا تھا ۔۔۔۔

اور وہ ہارے ہوئے جواری کی طرح وہاں سے چلا آیا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نگین کو ایک ہفتہ لگا تھا واپس زندگی میں لوٹنے کا۔۔۔اور اس ایک ہفتہ میں دو نفوس کو اپنے آپ سے نفرت ہو گئی تھی۔۔۔ نگین تو واپس آ گئی تھی لیکن ان دونوں کو واپس آنے میں شاید ابھی وقت تھا۔۔۔۔

سحرش کو اپنے باپ سے نفرت سی محسوس ہو گئی تھی کہ اس کی ہوس نے ایک جیتے جاگتے وجود کو زندگی جینے والی ہنس مکھ کلیوں جیسی نگین کو روند دیا تھا جینے کی رمق کو فنا کر دیا تھا اسکا دل چاہ رہا تھا اپنے باپ کا گریبان پکڑ کر کہے کیا قصور تھا اس کا اور میرا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جہانگیر تو اس دن کے بعد سے گھر ہی نہیں آیا تھا اس کا دل چاہ رہا تھا کہ خودکشی کر لے اسے نگین کی انکھوں کی وحشت، ڈر و خوف، نفرت، بھولائے نہیں بھولتی۔۔۔۔

بی جان کے ہزار بار بلانے پر وہ اگیا تھا اور خود بی جان کے گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھا تھا بی جان کے سمجھانے پر آج وہ ہمت کرتا ہوا نگین کے روم میں موجود تھا۔۔۔

نگین کے انسو رواتھے اور مصلے پر بیٹھ کر تسبیح پڑھنے میں لگی ہوئی تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جہانگیر نے آگے بڑھ کر ان کے آنسو صاف کئے ابھی شاید وہ کچھ کہتا ہی کہ پڑنے والے تھپڑ سے اسکی بات منہ میں ہی رہ گئی۔۔۔

"افسوس ہوا ہے مجھے تم پر" جہانگیر۔۔بھیا نے تمھیں یہ ہی سکھایا تھا؟؟؟

جہانگیر سر جھکائے انھیں پہلی دفعہ سن رہا تھا ورنہ وہ اسکی بات کا جواب اشاروں میں ہی دیتی تھیں۔۔۔

"تم میں اور یاسر میں کوئی فرق نہیں رہا اب"

"جاؤ تم یہاں سے آئندہ مجھے اپنی شکل نہ دکھانا"

جہانگیر الٹے قدموں واپس لوٹ گیا اور کمرہ میں نگین کی دبی دبی سسکیاں گونجنے لگیں۔۔۔۔

****

*

نگین ن اس واقعہ کے بعد چلتی پھرتی لاش بن گئی تھی کبھی بیٹھے بیٹھے ہنسنے لگتی اور کبھی چیخوں سے پوری حویلی گونجتی ایسے میں ان کو سنبھالنے والا وہ ناسمجھ جہانگیر تھا جس نے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اپنے دادا اور باپ کو لحد میں اتارا تھا جہاں چھوٹی عمر میں اس کے ناتواں کندھوں پر ذمہ داری عائد ہو گئی تھی وہیں اس کے کچے ذہن میں یاسر خان زادہ کی طرف سے نفرت پنپ رہی تھی اور اسی نفرت اور غیرت نے اسے جہانگیر سے یاسر بنا دیا تھا۔۔۔

جہانگیر کو اپنے آپ سے نفرت ہونے لگی تھی اسے یہ بات ہی اندر اندر مار رہی تھی کہ

اس کی پھپھو نے اسے یاسر سے تشبیہ دی۔۔۔اس کا دل چاہ رہا تھا ساری دنیا کو آگ لگا دے۔۔۔۔۔۔۔۔

تہس نہس کردے اپنے وجود سمیت ہر شئہ کو۔۔۔۔۔

انکھیں جیسے خشک ہو گئیں تھیں آنسووں نے بھی ساتھ چھوڑ دیا تھا ہر وقت رونے کی وجہ سے اسکی انکھوں کے نیچے ہلکے پڑ گئے تھے انکھیں رو رو کر سرخ ہو گئیں تھیں باپ جیسا بھی تھا۔۔۔تھا تو باپ ہی اسکا غم سحرش کو اندر ہی اندر مار رہا تھا کچھ نہ سہی باپ کے جنازے کو ہی دیکھ لیتی۔۔۔۔۔

جہانگیر کمرہ میں آیا تو روز کی طرح آج بھی وہ ہنوز اسی حالت میں بیٹھی تھی روز کی طرح اج بھی اس کے اندر ملال نے گھیرا جما لیا تھا لیکن آج جہانگیر نے سحرش سے بات کرنے کا تہییہ کر لیا تھا۔۔۔۔

کیوں رو رو کر خود کو ہلکان کر رہی ہو؟؟؟؟

"دیکھو جب انسان کے پاس اپنی مرضی،اور پسند کا اختیار باقی نہ رہے تو خود کو حالات

اور تقدیر کے سپرد کر کے بے فکر ہو جانا چاہیئے"

اس کے انداز میں اپنائیت تھی محبت تھی۔۔۔وہ اسکا دھیان بٹانا چاہ رہا تھا۔۔۔۔لیکن یہ محبت سحرش کو خار بن کر چبھی۔۔وہ اس کی شکل دیکھنے کی بھی روادار نہیں تھی اس کی بات اسے پتنگے لگا گئی۔۔۔

"بند کرو اپنی بکواس۔۔۔تم سب مردوں سے نفرت ہے مجھے۔۔۔جاو چلے جاو یہاں سے۔۔۔جااووو۔۔۔۔۔۔۔۔"

سحرش پر جنون سوار ہو گیا تھا جہانگیر کو اسکی اس کیفیت سے گھبراہٹ تو ہوئی لیکن وہ بھی اٹل فیصلہ کر کے آیا تھا۔۔۔۔۔۔

تم بھول کیوں نہیں جاتی ہو سب تلخ حقیقت کو؟؟؟تم سمجھوتہ بھی تو کر سکتی ہو سحرش؟؟؟؟؟

"زندگی ہر بار تمہاری من پسند سوغات تمھاری جھولی میں نہیں ڈالے گی خوش فہمیوں کا دائرہ اتنا وسیع نہ کرو کہ مایوسی کا سامنا کرنا پڑے۔۔۔"

تم کیا سمجھتے ہو تمھارے ان بہلاوں میں اکر میں تمہاری کی جانے والی ہر زیادتی بھول

جاوں گی؟؟؟؟

سحرش زہر میں بجھے تیر جہانگیر کی جانب پھینک کر رخ موڑ گئی۔۔۔جبکہ جہانگیر کو ہر بار کی طرح اس بار بھی مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔۔۔۔۔۔۔۔

جسم پر لگے گھاو تو بھر جاتے ہیں لیکن روح پر لگنے والے تاعمر رہتے ہیں جیسے جیسے وقت گزرتا ہر ان میں سے خون رس رس کر ناسور بن جاتا ہے۔۔۔۔۔

سحرش بھی انھی گھاو سے گھائل ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وقت گزرتا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے سامنے آتی ہر چیز کو روندتا ہوا۔۔۔۔۔۔

سیلاب کے پانی کی طرح جو کہ بڑھتا چلا جاتا ہے اور یہ نہیں دیکھتا کہ اسکی زد میں کتنی لہلہاتیں فصلیں آتی ہیں۔۔۔۔۔۔کتنے مکانوں کو ڈھا دیتا ہے۔۔۔۔۔۔بس اسے تو آگے بڑھنے سے مطلب ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

سحرش نے بھی وقت کے ساتھ جینا سیکھ لیا۔ تھا۔۔۔۔۔۔۔

"وقت کی ایک بات اچھی ہوتی ہے کہ وقت اچھا ہو یا برا گزر ہی جاتا ہے"

اب سحرش کمرہ میں بند نہیں رہتی تھی بلکہ اسکا زیادہ تر وقت نگین یا بی جان کے ساتھ گزرنے لگا تھا جہانگیر کے بھی چھوٹے موٹے کام کرنے لگی تھی۔۔۔ جہانگیر کو گونا سکون کا احساس ہوا کہ اسکی محنت زیادہ نہیں تو کم رنگ تولائی۔۔۔۔ جہانگیر کو اپنے اور اسکے مابین ہونے والے رشتہ کا احساس ہوتا تھا لیکن وہ سحرش کو فلحال کسی بھی رشتہ کی نوعیت سمجھانے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اندھیوں نے توڑ دی ہیں درختوں کی ٹہنیاں

کیسے کٹے گی رات پرندے اداس ہیں۔۔۔۔

دسمبر کے اوائل دن تھے سارا دن سرد ہوائیں چلتی رہیں تھیں فضا میں تیرتا کہرا موسم کی شدتوں کا گواہ تھا اسی حساب سے سرد اور برفیلی تھی باہر ہواوں کے جھکڑ چل رہے تھے یخ بستہ ہوائیں درختوں کے پتوں کو بھی تھرائے دیتی تھیں بیڈ پر کمفرٹر اوڑھے

سکڑی سمٹی لیٹی تھی لیکن جسم ٹھنڈک کے باعث اکڑا ہوا تھا اس نے انکھوں سے بازو ہٹا کے دیکھا آتش دان روشن تھا اور کمرے میں موجود ملگجے اندھیرے میں نارنجی روشنی کا آتشی سا خوابناک تاثر معلوم ہو رہا تھا۔۔۔ جہانگیر کو کمرے میں آتے دیکھ کر سحرش نے کمفرٹر منہ تک کھینچ لیا۔۔۔

ابھی تک خفا ہو مجھ سے ؟؟؟

جہانگیر نے اسکے برابر میں بیٹھتے ہوئے اسکے سفید مومی ہاتھوں کو تھام لیا۔۔۔

"مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے ایسے ویسوں سے خفا ہونے کی"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سحرش نے نہایت تنفر سے اسکا ہاتھ جھٹکا۔۔۔

"کوئی تو ایسا دن بھی آئے گا ان بے کل دنوں میں جب تم مجھے دیکھ کر مسکراو گی"

جہانگیر نے پر امید نظروں سے اسے تکا۔۔۔

"حسرت ہی رہ جائے گی ان شاء اللہ"

وہ اتنا چڑی تھی کی بے ساختہ چیخ پڑی۔

بی جان کے سمجھانے کا ہی اثر تھا کہ وہ دونوں مشترکہ کمرہ میں قیام پزیر تھے یوں بھی

سحرش نے سمجھوتہ کرنا سیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔۔

آج بڑے دنوں بعد جہانگیر اور سحرش بی جان کے روم میں ایک ساتھ موجود تھے ہلکی پھولکی گپشپ کے ساتھ چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے آسمان پر کالی گھٹاوں نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھڑکی سے آتے ہوئے بھلی لگ رہی تھی۔۔۔۔

"جہانگیر ہم نے سوچا ہے کیوں نہ اب تم ولیمہ کر لو کچھ رشتے داروں کو بھی مدعو کر لیں گے۔۔۔اب اس رشتہ کی حقیقت سب کو بتا دینی چاہیئے۔۔۔"

بی جان کی بات پر جہانگیر نے معنی خیزی سے سحرش کو دیکھا جو شاید کہیں اور ہی گم تھی ۔۔۔۔۔یہ اسکی نظروں کی تپش ہی تھی جو وہ خیالوں کی دنیا سے باہر آئی اور جہانگیر کو اپنی طرف دیکھتا پا کر نظروں کا زاویہ بدل دیا۔۔۔۔۔۔

جواب نہیں دیا تم دونوں نے میری بات کا؟؟؟

اب کہ بی جان نے عینک انکھوں کے عین سامنے کر کے دونوں کو غور سے دیکھا جیسے ان کے تاثرات نوٹ کر رہی ہوں۔۔۔۔

"جی۔۔۔جی۔۔۔بی جان بلکل۔۔۔جیسا آپ مناسب سمجھیں ہم راضی ہیں۔۔۔۔"

جہانگیر نے گڑبڑاتے ہوئے کہا:

"ہاں ہاں سب جانتی ہوں میں نکاح تو مجھ سے پوچھ کر ہی کیا تھا نہ آیا بڑا۔۔۔"

بی جان نے طنزیہ انداز میں جہانگیر کو ایک دھپ لگائی۔۔۔

"جس کا نکاح تھا اس سے نہیں پوچھا گیا آپ تو پھر بہت دور ہیں"

ناچاہتے ہوئے بھی سحرش نے تنفر سے کہا اور کمرے سے نکل گئی۔۔۔

جبکہ جہانگیر نے ندامت سے سر جھکا دیا تھا۔۔۔۔۔

بی جان ابھی تک سحرش کی باتوں پر غور کر رہیں تھیں۔۔۔۔۔

بیٹا کتنے خراب ہو گئے تمہارے بال؟؟

"ہیں تو ماشااللہ بہت لمبے۔۔۔لیکن اگر خیال نہیں کرو گی تو اور زیادہ خراب ہو جائیں گے۔۔۔"

آج بی جان سحرش کے سر میں تیل کی مالش کر رہیں تھیں۔۔۔۔۔

"بی جان آپ بہت اچھی ہیں اتنا خیال تو میری سگی ماں نے میرا نہیں رکھا جتنا آپ رکھ رہیں ہیں آپ نہ ہوتیں تو شاید میں کب کی مر جاتی۔۔۔۔"

"نہ نہ بیٹا ایسے نہیں کہتے اللہ ناراض ہوتا ہے"

جہانگیر جو اپنی دھن میں انگلی میں گاڑی کی چابی گھماتا ہوا اندر آرہا تھا سحرش کو بی جان کے گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھے دیکھ کر خوش گوار حیرت ہوئی۔۔۔

بی جان آپ تو مجھے بھول ہی گئیں ہیں کہ آپکا کوئی بیٹا بھی ہے ؟؟؟

جہانگیر نے دل ہی دل میں سحرش کے لمبے اور گھنے بالوں کو پسندیدہ نگاہوں سے دیکھا۔۔۔۔۔

"میں کیوں بھولوں گی تمھارے پاس ہی ٹائم نہیں مجال ہے جو اپنی ماں کا حال احوال پوچھ لو۔۔۔۔"

بی جان نے جہانگیر پر چڑھائی کر دی سحرش کی دبی دبی ہنسی دیکھ کر جہانگیر کا منہ بن گیا اور کھسیانے لگا۔۔۔۔۔

آپ کو پتا تو ہے میں کتنا بزی رہتا ہوں پھر بھی آپ مجھے ہی ڈانٹتی ہیں":

جہانگیر کے لہجہ میں خفگی کا عنصر شامل تھا۔۔۔سحرش اٹھ کر کمرہ میں چلی گئ تو جہانگیر نے اسکی جگہ سنبھال لی۔۔۔۔۔۔

"ہاں میرا بچہ بہت محنتی ہے کم عمری میں ہی نازک کندھوں پر بوجھ اٹھالیا تھا اللہ تجھے دو جگ کی خوشیاں دیں۔۔۔آمین۔۔۔"

بی جان نے ممتا بھرے لہجہ میں کہتے ہوئے جہانگیر کا ماتھا چوم لیا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمھیں بڑی ہنسی آرہی تھی؟؟؟

جہانگیر نے اسے آئینہ کے سامنے کھڑے پاکر کہا:

"کیوں اس پر بھی پابندی ہے"

آئینہ میں نظر آنے والے جہانگیر کے عکس کو گھورااور اس کے پاس سے گزر کر جانے لگی کہ جہانگیر نے اسکی کلائی تھام لی۔۔

یہ کیا بتمیزی ہے؟؟؟:ہاتھ چھوڑو میرا"

"بتمیزی ہی سمجھ لو میں تو نہیں چھورنے والا کر لو جو کرنا ہے"

جہانگیر نے ڈھٹائی سے اسکی چمک دار انکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا:

"تم کچھ زیادہ ہی اپنی لمٹ کراس کرنے نہیں لگے ہو۔۔۔میں کہتی ہوں ہاتھ چھوڑو"

"نہ نہ تم نہیں آپ"۔۔۔۔

جہانگیر نے اسکی کلائی پر اپنی گرفت اور مضبوط کردی۔۔۔۔

سحرش نے زور لگا کر اپنی کلائی چھڑائی اور دونوں ہاتھ کا دباو اسکے سینہ پر ڈال کر دور دھکیلا اور خود واش روم میں گھس گئی۔۔۔

جہانگیر نے غصہ میں زوردار ٹھوکر ٹیبل کو ماری اور کمرہ سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہر دفعہ اسکے سامنے بے بس ہو جاتا ہے جب بھی اسکی انکھوں میں دیکھتا ہے تو بیتے دنوں کی کہانی یاد آجاتی ہے اسکی آنکھوں میں درد آج بھی ہلکورہ لیتا ہے۔۔۔اس نے وقت کے ساتھ چلنا تو سیکھ لیا تھا لیکن گزرے وقتوں کی اذیت کو نہیں بھولا سکی تھی اور وہ درد پڑھنے والا کوئی نہیں بلکہ درد دینے والا ہی تھا لیکن مجبور و بے بس

جب وہ واش روم سے باہر نکلی تو۔ ملازمہ اسے بی جان کا پیغام دے کر چلی گئی اور کمرہ کی حالت پر غور کرنے لگی جو جہانگیر کر گیا تھا۔۔۔۔

"اونہو۔۔۔اور تو کوئی کام نہیں بس ہر چیز کو اپنی اجارہ داری سمجھتے ہیں لیکن میں کوئی چیز نہیں۔۔۔"

وہ بڑبڑاتے ہوئے کمرہ سمیٹنے لگی دھیان کہیں اور ہونے کی وجہ سے میز کا ٹوٹنے والا شیشہ اسکی ہتھیلی پر لگ گیا تھا۔۔۔

آآآاااہ۔۔۔۔اوف۔۔۔۔

تکلیف سے اسکے آنسو نکل گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جہانگیر پلٹ کر کمرہ میں آنے لگا تھا سحر ش کو اپنا ہاتھ پکڑے روتا ہوئے دیکھ کر اسکے پاس چلا آیا۔۔۔۔

"یہ کیا کر لیا دیکھا ادھر"

سحر ش نے چپ چاپ اپنا ہاتھ اسکے سامنے کر دیا۔۔۔ جہانگیر اسکی پٹی کر کے اپنی فائل

اٹھا کر کمرہ سے نکل گیا۔۔۔۔۔

"میں اس شخص کو اتنا نفرت سے دھتکارتی ہوں پھر بھی ہر دفعہ تکلیف میں میرے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اس نے تو وہی کیا جو اسے ٹھیک لگا۔۔۔جو میری قسمت میں لکھا تھا وہ تو ہو ہی گیا۔۔۔۔۔

اتنے دنوں میں پہلی بار سحرش نے جہانگیر کیلیئے مثبت سوچا تھا۔۔۔یہ شاید جہانگیر کی خلوص لگن تھی جو سحرش کی نفرت کو کم کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

اسے اپنے آپ پر حیرت ہوئی کہ وہ واقعی جہانگیر کے لئے مثبت سوچ رہی تھی تو کیا اس کو جہانگیر سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میں اس سے کبھی محبت نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔کبھی نہیں۔۔۔۔۔۔"

وہ تیار ہو کر نیچے آئی تو جہانگیر اسکے انتظار میں ادھر اودھر چکر لگا رہا تھا اسے دیکھ کر

مبہوت رہ گیا۔۔۔

ائیر لائن فراک اور چوڑی دار پجامہ میں اس پر ہلکا میک اپ کیئے وہ گڑیا ہی لگ رہی تھی جہانگیر نے اسے کبھی اس حلیئے میں نہیں دیکھا تھا وہ تو بغیر میک اپ میں بھی حسین لگتی تھی اب تو حسن دو آتشہ ہو گیا تھا۔۔۔وہ بنا پلک جھبکائے اسے تکے جارہا تھا جہانگیر کی گرم نظروں سے اس کا چہرہ سرخی مائل ہو گیا تھا وہ کنفیوز ہونے لگی تو گھبرا کر بولی۔۔۔

ولیمہ میں سارے جہانگیر کے بزنس کے ورکر آئے ہوئے تھے سحرش تو ٹیبل پر آگئی تھی جبکہ جہانگیر اپنے کولیگز کے ساتھ مصروف ہو گیا تھا وہاں اکر سحرش کو بوریت محسوس ہو رہی تھی جبھی ادھر ادھر نظریں دوڑاتی ہوئی ایک منظر پر ٹک گئیں۔۔۔ جہانگیر کسی لڑکی کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا اور وہ لڑکی کبھی اسکا ہاتھ پکڑتی تو کبھی ڈھٹائی سے کندھے پر ہاتھ رکھتی۔۔اس منظر نے سحرش کے دل میں ہلچل سی مچادی اور اسے نہیں پتا کب اس نے کھانا کھایا اور کب گھر آئی بس وہ ایک منظر اس کے ذہن میں نقش ہو گیا تھا۔۔۔

کمرہ میں اکر اس نے بے دردی سے پہنے ہوئے گجروں کو نوچ کر اتارا تھا جہانگیر اس

کے بلکل پیچھے اکر کھڑا ہو گیا تھا اور اسکو دونوں ہاتھوں سے تھام کے اسکا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔۔

"دور رہو مجھ سے گھٹیا آدمی"

سحر ش نے اسکے ہاتھوں کو زور سے جھٹکا۔۔اور بیڈ پر جا کر ٹک گئی۔۔۔۔

اب اپنی چوڑیوں کو اتار اتار کر بیڈ پر پھیلا رہی تھی جہانگیر پہلے تو حیران ہوا اسکے انداز پر پھر استہزائیہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔

کیا ہوا ان چوڑیوں کو کیوں سزا دے رہی ہو؟؟؟

سحر ش نے اسکی طرف سے رخ پھیر لیا۔۔۔۔

جہانگیر نے اسے دیکھ کر افسوس سے سر ہلایا اور واش روم میں گھس گیا جیسے کہہ رہا ہو اسکا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

پیچھے سحر ش کڑھتی رہی۔۔۔۔۔۔

پھپھو کیا آپ مجھے معاف نہیں کریں گی؟؟؟

نگین نے اسکی جانب سے رخ پھیر لیا۔۔۔۔۔

جہانگیر ان کے قدموں میں اکر بیٹھ گیا۔۔۔۔

"آپ کو پتا ہے پھپھو جب میں نے آبا، اور بابا کو لحد میں اتارا تھا جب مجھ پر کیا قیامت گزری تھی۔۔۔جب سے مجھے یاسر سے شدید نفرت ہو گئی تھی اس نے اپکی جیتی جاگتی زندگی برباد کر دی۔۔۔کچے ذہن میں جو نفرت پنپ رہی تھی تو اسکا انجام بھی تو نکلنا تھا نہ لیکن۔۔۔۔لیکن پھپھو میں نے سحرش کو اپنی عزت بنایا ہے۔۔۔میری دشمنی اس سے نہیں اس کے باپ سے ہے۔۔۔

اور میں اسے مرتے دم تک معاف نہیں کروں گا۔۔۔"

جہانگیر کی انکھوں سے انسو بہہ رہے تھے وہ سر جھکائے نگیں ن کے بلکل قریب بیٹھا بچوں کی طرح رو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

انسو تو نگین کے بھی بہہ رہے تھے اج اس سیلاب کا دونوں کی انکھوں سے گزر جانا ہی

بہتر تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کہاں لے جارہی ہو؟؟؟؟

جہانگیر نے ملازمہ کو ناشتہ کے لوازمات سے بھری ٹرے اٹھائے اپنے روم کی جانب جاتادیکھاتو پوچھ لیا۔۔۔۔

"وہ صاحب جی،بی بی جی، صبح ناشتے پہ نہیں آئیں تھیں تو میں یہ ان کیلئے لے جارہی ہوں۔"

"ہمممم۔۔۔۔لاو یہ مجھے دواور تم جاو"

جہانگیر نے ملازمہ سے ٹرے لی اور کمرہ کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

سحرش اڑے ترچھے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی جہانگیر کو ٹرے لئے اندر اتے دیکھ کر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی اور کندھوں پر ڈوپٹہ پھیلایا۔۔ بالوں کو سمیٹ کر جوڑے کی شکل دی۔۔

جہانگیر صوفہ پر بیٹھ کر اسے فرصت سے تک رہا تھا جیسے اس کے سوا کوئی کام ہی نہ ہو۔۔۔۔

"یہ ابھی تک گیا نہیں کیا؟؟"

سحرش نے ٹیڑی نگاہ کر کے جہانگیر کو دیکھا اور بڑبڑانے لگی۔۔۔۔۔۔۔

تم اج ناشتہ کیلیئے نیچے کیوں نہیں آئیں؟؟؟

"مرضی میری آپ کو بتانے کی پابند نہیں ہوں۔۔۔"

جہانگیر کو اسکے ٹراخ سے جواب دینے پر غصہ تو بہت آیا لیکن برداشت کر گیا

۔۔۔۔۔۔۔۔

"منہ دھو کر آو اور ناشتہ کرو! جاو۔۔۔۔۔۔۔"

جہانگیر نے سنجیدہ آواز میں کہا تو سحرش چوں چراں کئے بغیر باتھ روم میں گھس گئی۔۔۔۔۔۔

"ریڈی ہو جاو آج ہم اوٹنگ پر جائیں گے اور شوپنگ بھی کریں گے۔۔۔۔۔"

ناشتے سے فراغت کے بعد جہانگیر نے اگے کا پلین سحرش کے گوش گوار کیا۔۔۔۔

سحرش سالوں پہلے اس لمحے میں چلی گئی تھی۔ جب یہ لفظ یاسر نے بھی اس سے کہے تھے۔۔انکھوں کے گوشے نم ہو گئے تھے۔۔۔۔۔جب وہ کتنا خوش ہوئی تھی اور اب

اسے کسی بھی بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔۔۔۔

جہانگیر جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کے قریب اکر بیٹھ گیا اور اسکے ہاتھ پکڑ کر رخ اپنی جانب کیا۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟

سحر ش نے اسکے ہاتھ جھٹک دیئے اور کھڑکی پر جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

"مجھے نہیں جانا کہیں بھی۔۔"

سحرش نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔۔

"آخر تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے میں جتنا "تمہاری بد تمیزی برداشت کر رہا ہوں اتنی ہی سر پہ چڑ رہی ہو؟؟؟؟ میں اب اور برداشت نہیں کروں گا سن لو تم۔۔۔۔"

جہانگیر کی اب برداشت ختم ہو گئی تھی وہ جتنا اس سے نرمی سے بات کرتا وہ اتنا ہی ہتہ سے اکھڑ جاتی۔۔۔۔۔۔

"تو کس نے کہا ہے برداشت کرو؟؟؟ خود ہی پیچھے پڑے رہتے ہو جان عذاب میں آ گئی ہے میری۔۔۔۔"

یہاں پر جہانگیر کی برداشت ختم ہو گئی تھی جہانگیر نے زوردار تھپڑ اسکے گال پر رسید کیا جس سے وہ لڑکھڑا گئی لیکن پھر سنبھل گئی تھی۔۔۔۔۔

"یہ تمھاری زبان جو قینچی کی طرح چلتی ہے نہ اس کو کنٹرول کرو ورنہ مجھے کاٹنی بھی آتی ہے۔۔"

جہانگیر کی رنگیں تن گئیں تھیں غصہ سے چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔

سحرش گال پر ہاتھ رکھے اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہاں تم مردوں کو اور آتا ہی کیا۔ہے سوائے عورتوں کو مارنے کے علاوہ۔۔۔۔

"بھاڑ میں جاو میری بلا سے"

جہانگیر کہہ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا کمرہ سے نکل گیا اور وہ اپنی قسمت پر انسو بہاتی رہی۔۔

کافی سارے دن یوں ہی ہوئے گزر گئے۔۔۔۔۔ نگین سارہ سارہ دن اپنے رب کے حضور عبادت میں مصروف رہتیں۔۔۔ جہانگیر اپنے بزنس کے سلسلے میں آوٹ اف

سٹی گیا ہوا تھا تھوڑی بہت سحرش جو اسکے قریب ہوئی تھی اب اس رات کے منظر کے بعد پھر بے دلی سی ہو گئی تھی جہانگیر سے۔۔۔اور رہی سہی کسر جہانگیر کے تھپڑ نے پوری کر دی تھی۔۔۔۔۔۔

"عورت چاہے کتنی بھی لاپرواہ ہو، ضدی ہو، لیکن کہیں نہ کہیں وہ اس گمان میں رہتی ہے کہ میرا شوہر کبھی مجھ پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا۔اور یہ ہی ایک غرور ہوتا ہے جس کی بنا پر وہ اپنی زندگی کے ماہ و سال اس کے سنگ گزار دیتی ہے"

"سحرش بھی اسی خوش فہمی میں مبتلا ہو گئی تھی وہ اسکی بدلتی نظروں کو سمجھ رہی تھی خود بہ خود ایک مان ہونے لگا تھا کہ اب کچھ بھی ہو وہ مجھے سپورٹ کریں گے لیکن وہ یہ بھول گئی تھی جہانگیر ایک مرد ہے۔۔۔۔۔۔۔"

سحرش اس وقت خود اذیتی کا شکار ہو گئی تھی وہ جہانگیر کو ذمہ دار ٹھہرا رہی تھی لیکن اس کو ایک موہوم سی امید بھی تھی کہ وہ آئے گا اسکے پاس اپنے رویہ کی معاذرت کرنے ۔۔۔۔لیکن اس کی یہ امید اس وقت دم توڑ گئی جب اسکے پوچھنے پر ملازمہ نے بتایا کہ وہ بزنس کے سلسلے میں گیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہ سحرش نے خود رابطہ کیا اور نہ جہانگیر نے ضرورت محسوس کی۔۔۔۔جہانگیر تھک

گیا تھا اسے مناتے مناتے۔۔۔۔آخر انسان تھا کبھی تو اسکو سحرش کے رویہ سے دل برداشتہ ہونا تھا۔۔۔۔۔۔

کھڑکی میں کھڑے وہ سیگریٹ پر سیگریٹ پھونک رہا تھا سوچتے سوچتے جب تھک گیا تو اس کے دل میں موہوم سا احساس جاگا۔۔۔اسی احساس کے تحت اس نے پندرہ 15 دن بعد اسکو کال کرنے کا سوچا۔۔۔۔

وہ جو اپنے ذہن میں جہانگیر کے خلاف سوچ رہی تھی کہیں دور سے اسے موبائل کی رنگ ٹون کی آواز آئی پہلے تو اس نے نظر انداز کر دیا لیکن مسلسل بیل ہونے پر اس نے تھکیہ ہٹا کر دیکھا پھر سائیڈ ٹیبل کی دراز کھولی تو سامنے پڑے سیل فون کی آواز اب مدہم ہو گئی تھی البتہ سکرین کی لائٹ ابھی بھی روشن تھی۔۔۔۔

پہلے تو اسے حیرت ہوئی کہ یہ کس کا موبائل ہے کیوں کہ جہانگیر کے موبائل کا اسے پتا تھا۔۔۔جب کال دوبارہ آنے لگی تو اس نے ریسیو کی۔۔۔۔

اسلام و علیکم کیسی ہو؟؟؟

جہانگیر کی آواز پر اسکے دل کو سکون محسوس ہوا۔۔اسکا دل چاہا کہ وہ اسکی آواز سنتی ہی

رہے۔۔۔اس وقت وہ سب بھول گئی تھی اسے یاد تھا تو یہ کہ کتنے دنوں بعد اسکی آواز سن رہی تھی۔۔۔۔

کیا۔ بات نہیں کرو گی؟؟؟

کمال کا یقین تھا اسے کہ وہ اسکی آواز سن رہی ہے یہ کیسا یقین تھا محبت کا۔۔۔۔۔۔۔

"محبت؟؟؟؟ہاں محبت۔۔۔ محبت ہی تو۔ ہو گئی تھی اسے سحرش سے۔۔۔ ضروری تو نہیں کہ عہد و پیماں کے بعد ہی ہو محبت۔۔۔۔ محبت تو وہ احساس ہے جو اچانک سے دل میں پیدا ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ اسکی جڑیں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جاتی ہیں۔۔۔۔۔دل کی مسند پر قابض ہو جاتی ہے محبت میں محبوب کی ہر ادا عزیز ہوتی ہے۔۔۔"

"جہانگیر کو یقین تھا کہ وہ کال پک کرے گی اور اس۔ یقین کا نام ہی محبت ہے۔۔۔۔"

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔آپ کیسے ہیں؟؟؟"

جہانگیر کا درد اسکی آواز سن کر ختم ہو گیا اس کا موڈ خود بہ خود خوشگوار ہو گیا شاید یہ پہلی دفعہ سحرش نے اس سے نرم لہجے میں بات کی تھی۔۔۔۔

"میں بہت اچھا ہوں تمہیں تو پتا ہو گا"

جہانگیر کے لہجہ میں شوخی و شرارت در آئی تھی۔۔

"ہممم۔۔۔۔"

سحرش نے ہنکارا ابھرا۔۔۔کافی دیر دونوں ایک دوسرے کی سانسوں کے تسلسل کو سنتے رہے کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں۔۔۔سحرش نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔دونوں کے لئے شاید یہ سکون کی رات تھی۔۔۔ہر فکر سے آزاد۔۔۔۔

رات کا پتا نہیں کون سا پہر تھا جب کہیں دور سے دروازہ کھٹکھٹانے کی آوازیں آرہی تھی آوازیں تیز ہوئی تو سحرش ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تو پتا چلا دروازے کے اس پار کوئی دروازہ بجا رہا ہے اس نے انکھوں کو بمشکل کھولا اور دروازہ کے پاس گئ۔۔۔جہانگیر نے کمرہ میں قدم رکھا تو نائٹ بلب کی مدہم سی روشنی پورے کمرہ میں پھیلی ہوئی تھی ۔۔۔سحرش بلیک سوٹ میں بند ہوتی انکھوں کو کھولنے کی کوشش میں لگی ہوئی اسے ٹکر ٹکر دیکھ رہی تھی یا سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ واقعی وہ ہی ہے یا پھر خواب۔۔۔

جہانگیر اسے دروازے کے سامنے سے ہٹاتا ہوا اندر آیا اور لائیٹ روشن کی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ ابھی کیسے آئے آپ۔۔۔آپ تو گئے ہوئے تھے نہ؟؟؟

"کیوں بھئی میں نہیں آسکتا کیا؟؟"

جہانگیر نے صوفہ پر بیٹھتے ہوئے اپنے جوتے اور موزے اتارے۔۔

"نہیں میں نے یہ نہیں کہا۔۔۔"

سحرش نے اگے بڑھ کر پانی کا۔گلاس اٹھایا اور جہانگیر کے اگے کر دیا۔۔۔۔

جہانگیر نے گلاس لیتے ہوئے اسکا جائزہ لیا بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے کچی نیند سے بیدار ہونے کہ تحت انکھوں میں لال لال لائینیں نمودار ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔

"سوری یار میں نے تمھیں جگا دیا۔۔""اصل میں میرے پاس چابی نہیں تھی روم کی میں یہیں بھول گیا تھا۔۔"

"تم سو جاو۔۔۔"

آپ کھانا کھائیں گے؟؟،سحرش نے اسکی بھوک کے خیال سے پوچھ لیا تھا۔۔۔۔

"نہیں میں نے راستے میں کھالیا تھا""ویسے اج تو تم پکی بیوی لگ رہی ہو کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا؟؟ذرا چٹکی تو کاٹنا۔۔۔"

جہانگیر نے اپنا ہاتھ آگے کر دیا۔۔۔

سحرش نے اسکی چٹکی کاٹی جہانگیر کی چیخ نکل گئی۔۔۔

"یہ تم نے چٹکی کاٹی ہے یا ناخن گڑائے ہیں؟؟؟"

جہانگیر نے بازو سہلاتے ہوئے اسے گھوری سے نوازا۔۔۔

"آپ نے ہی تو کہا تھا کہ چٹکی کاٹو"

سحرش نے معصومیت کی حد کرتے ہوئے انکھیں ٹپٹپائیں۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا ادھر آو؟؟

جہانگیر نے کھینچ کر اسے اپنے ساتھ بٹھالیا۔۔۔۔

میری یاد آئی کہ نہیں؟؟؟

"نہیں۔۔۔"

سحرش نے صاف جھوٹ کہا ورنہ سارا دن تو وہ اسے ہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔

"اچھا۔۔۔۔۔انکھوں میں دیکھ کر بتاو ذرا۔۔۔"

سحر ش اسکی انکھوں میں زیادہ دیر نہ دیکھ سکی اور پلکیں جھپکا لیں۔۔۔

جہانگیر کا جاندار قہقہہ فضا میں بلند ہوا۔۔۔۔

کھڑکی کے اس پار دور فلک پر تارے اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جگمگا رہے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔

سحر ش کی ساری تلخیوں کو جہانگیر کی محبت نے مٹا دیا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت سالوں بعد سحر ش سکون کی نیند سوئی تھی اور اسی حساب سے اس کی صبح بھی میٹھی میٹھی سی تھی۔۔۔۔۔ضروری نہیں زندگی صرف درد ہی نہیں دیتی بلکہ ان درد پر مرحم بھی رکھتی ہے بس اس کو جینے کا حوصلہ ہونا چاہیئے۔۔۔۔

بیٹا آج تم دونوں مارکیٹ چلے جاو ولیمہ بھی کرنا ہے یا نہیں؟؟؟

بی جان نے جہانگیر کو کہا جو ریموٹ ہاتھ میں لیے چینل سرچ کر رہا تھا۔۔۔۔

بی جان میرا جانا ضروری ہے کیا؟؟؟

جہانگیر نے جھنجھلاتے ہوئے پوچھا؟؟؟

نہیں بیٹا دلہا تو مجھے بننا ہے؟؟؟

بی جان کی بات پر جہانگیر نے قہقہہ لگایا۔۔۔

"چل جا جلدی سے اس بچی کو بھی کہیں لے کر نہیں گیا اس بہانے بچی کا دل بھی بہل جائے گا۔۔۔"

بچی کون؟؟؟

جہانگیر نے پتلیاں سکیڑ کر پوچھا۔۔۔

"اے ہائے کیا پگلا گیا کیا؟؟؟ اپنی سحر ش اور کون۔۔۔۔"

"لا حول ولا""بی جان وہ بچی کہاں سے ہے مجھ سے پوچھیں کیا ہے وہ"

"کیا بڑ بڑا رہا ہے؟؟"اونچا بول۔۔۔۔"

"نہ نہیں کچھ نہیں"

جہانگیر نے چپ رہنے میں ہی عافیت جانی۔۔۔۔

"لو آگئی آپکی بچی۔۔۔"پوچھ لیں اس سے جائے گی یا نہیں؟؟

سحرش کو آتے دیکھ کر جہانگیر نے بی جان کو مخاطب کیا:

"تم دونوں ایسا کرو ابھی مارکیٹ چلے جاو جو لینا ہو لے آنا بیچ میں ایک دن تو رہ گیا۔۔۔"

کس سلسلے میں بی جان؟؟؟

سحرش نے ناسمجھی سے پوچھا:

لو بھلا بیٹا تمھارا ولیمہ ہے کیا جہانگیر نے نہیں بتایا؟؟؟

بی جان نے جہانگیر کو کڑے تیور سے گھورا۔۔

"بتایا تھا کیوں نہیں بتایا بی جان۔۔۔بتایا تھا نہ؟؟؟

جہانگیر نے سحرش کو سخت نظروں سے دیکھا:

"جی بتایا تھا۔۔۔میرے ذہن میں نہیں رہا۔۔"

سحرش نے گھبرا کر جلدی جلدی کہا۔۔۔۔

اب وہ انھیں کیا بتاتی اتنی بات نہ ہونے کے برابر ہوتی تھی دونوں میں ابھی بھی بیچ میں

ان دیکھی اجنبیت کی دیوار حائل تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پل میں ماشہ اور پل میں تولہ والی کیفیت تھی

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

دکانوں کے چکر کاٹتے ہوئے انھیں دو گھنٹے ہو گئے تھے لیکن سحرش کو برائیڈل ڈریس پسند نہیں آرہا تھا جو جہانگیر کو اچھا لگتا وہ سحرش کو پسند نہیں آتا جہانگیر کو ویسے ہی الجھن ہوتی تھی ان سب چیزوں سے اوپر سے سحرش کو کچھ پسند ہی نہیں آرہا تھا جہانگیر کا غصہ سوا نیزے پہ پہنچ گیا۔۔۔۔

"اگر تم 15 منٹ میں کوئی ڈریس پسند نہیں کیا نہ تو میں تمھیں دوکان سے اٹھا کر باہر پھینک دوں گا۔۔۔"

جہانگیر سحرش کے کان میں غرایا۔۔۔دکان کے ورکر نے دیکھا تو منہ چھپا کہ ہنس نے لگا۔۔۔۔

اللہ اللہ کر کے اس نے سلور اور پنک کلر کی میکسی پسند کی جہانگیر نے پیمنٹ کی اور پارکنگ کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔۔

آپ نے اپناڈریس نہیں لینا کیا؟؟؟

سحرش نے اسے گاڑی کی سمت جا کر دیکھتے ہوئے پوچھا:

"تمھارے ساتھ تواب بلکل نہیں لوں گااور میرے ماں باپ کی توبہ جواب تمھارے ساتھ شوپنگ پر آوں۔۔۔"

جہانگیر اسے نے کھری کھری سنادی جس پر سحرش کی شکل رونے والی ہو گئ تھی۔۔۔

مجھے سینڈل بھی لینے تھے؟؟؟

"میں خودلادوں گا"

سحرش نے پھر کچھ نہیں پوچھا کہ اس سے بعید بھی نہیں کہ کہیں یہیں ہی نہ چھوڑ دے

۔۔۔۔

گھر اکر وہ تو کمرہ میں بند ہو گئ تھی جبکہ جہانگیر آفس چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

بی جان کے کہنے پر پورا گھر رنگ برنگی قمقموں سے سجایا گیا تھا جہانگیر نے تو منع کیا تھا لیکن بی جان نے اسکی بات کی تردید کرتی تھی۔۔۔۔۔

"میرا ایک ہی تو بیٹا ہے اسکی خوشیاں میں دھوم دھام سے منانا چاہتی ہوں اتنے سالوں

بعد تو حویلی میں کوئی خوشی آئی ہے"۔۔۔کیوں نگی صحیح کہہ رہی ہوں نہ؟؟؟

آج نگین بھی سب کے ساتھ وہاں موجود تھی کافی سالوں بعد حویلی میں رونق لگی ہوئی تھی دور دراز سے رشتہ دار آئے ہوئے تھے۔۔

پھپھو آپ نے مجھے معاف کر دیا نہ؟؟؟میں آپ کا اور سحرش کا گنہگار ہوں پلیز مجھے معاف کر دیں؟؟؟

جہانگیر، نگین کے سامنے دوزانوں ہو کر جھکے ہوئے سر کے ساتھ معافی مانگ رہا تھا۔۔۔

نگین نے نم انکھوں سے اسکی کشادہ پیشانی پر بوسہ دیا۔وہاں بیٹھے ہر شخص کی انکھیں نم ہو گئیں تھیں۔۔۔۔

"بس آج کے بعد اس حویلی میں کوئی نہیں روئے گا"

جہانگیر نے نگین اور بی جان کے آنسو صاف کرتے ہوئے سحرش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سحرش سوکر اٹھی تو سامنے صوفہ پر کافی سارے شوپنگ بیگز پڑے تھے کھول کر دیکھا تو کسی میں جیولری، کسی میں سینڈل اور کو سمیٹکس تھے۔۔۔۔۔

"ہمممم جناب کی چوائس تو زبردست ہے شکل سے تو روکھے پھیکے ہی لگتے ہیں۔۔اور لگتا ہے لڑکیوں کی شاپنگ کا پورا تجربہ ہے۔۔۔"

"اس میں ان کا تو کوئی سوٹ نہیں ہیں"۔۔کیا اپنی چیزیں نہیں لائے؟؟؟

"آئیں گے تو پوچھ لوں گی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لاونج میں سب بیٹھے ہوئے خوش گپوں میں مصروف ولیمہ کے ار نجمنٹس پر بات کر رہے تھے سارہ جو کہ جہانگیر کی بڑی بہن تھی اپنے شوہر اور دو بچوں سمیت حویلی میں آئی ہوئی تھیں۔۔۔

بڑا بیٹا ریان اور چھوٹی بیٹی شمائلہ دونوں اسکول میں پڑھتے تھے اور اب ماموں کی شادی میں شرکت کیلئے آئے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

"ماموں، ممانی کہاں ہیں"

یہ ریان تھا جسے سحرش کے دیدار کی کچھ زیادہ ہی جلدی تھی۔۔۔

"لو آگئیں تمھاری ممانی"

جہانگیر نے ریان کو بتایا۔۔۔۔

سحرش نیچے آئی تو نئے نئے چہرے دیکھنے کو ملے۔۔۔

سارہ نے اگے بڑھ کر اسے گلے لگایا

"تم تو بہت پیاری ہو ماشاءاللہ سے"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سحرش نے ناسمجھی سے جہانگیر کو دیکھا۔۔۔

"یہ میری بہن ہیں بڑی"

جہانگیر نے اسکی سوالیہ نگاہوں کو سمجھ لیا تھا جبھی اسکی مشکل آسان کر دی۔۔۔۔

"ماشااللہ چاند سورج کی جوڑی لگ رہی ہے"

سارہ نے سحرش کا ہاتھ پکڑ کر جہانگیر کے برابر میں بٹھاتے ہوئے بلائیں لیں۔۔۔۔

"آخر پسند کس کی ہے"

جہانگیر نے کالر کھڑے کر کے فخر سے کہا:

جیسے پتا نہیں کتنی محبت کی شادی ہو۔۔۔۔۔

سحرش نے اسے دیکھا تو جہانگیر نے شوخی و شرارت سے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔اس نے گھبرا کر چھڑانہ چاہا تو جہانگیر نے اپنی گرفت مضبوط کرلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم دونوں نے اپنی شوپنگ کرلی؟؟؟

"جی بی جان"

سحرش نے ہاتھ چھڑاتے ہوئے بتایا۔۔۔۔

"آیئے سارہ آپی میں اپکو شوپنگ دیکھاتی ہوں"

سحرش نے جان چھڑانے کے لیے وہاں سے اٹھنے میں ہی عافیت جانی۔۔۔۔۔۔

"چلو"۔۔۔۔۔۔۔۔

جہانگیر نے سحرش کو گھورا۔۔۔جب کہ سحرش نظرانداز کرتی ہوئی سیڑھیاں چڑھنے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

سلور اور پنک کلر کی میکسی زیب تن کئے ہوئے نفیس جیولری پہنے وہ پرستان کی پری لگ رہی تھی اور ساتھ کھڑا۔ جہانگیر شہزادہ لگ رہا تھا۔ جو بھی انھیں دیکھ رہا تھا سراہے بنا نہیں رہ سکا۔۔۔۔

"کہتے ہیں نہ کبھی کبھی حالات ہمیں ہمارے خلاف لگتے ہیں لیکن ان مشکل حالات میں چھپی ہوئی آسانیوں کو نہیں جان سکتے۔۔۔ہمارا رب ایک دروازہ بند کرنے سے پہلے ہزار راستیں کھول دیتا ہے اسکی مصلحتیں وہ ہی جانے ہماری ناقص عقل وہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔۔۔

"بے شک وہ ہمارے لئے جو کرتا ہے بہترین کرتا ہے"

ولیمہ کا۔ فنکشن اپنے عروج پر تھا سب رشتہ داروں اور محلہ داروں کو مدعو کیا گیا تھا

۔۔۔۔۔

جیسے ہی جہانگیر اور سحرش کی انٹری ہوئی حال مختلف روشنیوں سے جگمگا اٹھا۔۔۔اور ہر

طرف تالیوں اور موسیقی کی آوازیں گونجنے لگیں۔۔۔۔۔۔

لیکن سحرش کی انکھیں کسی کو ڈھونڈ رہیں تھیں مکمل ماحول میں اسے سب آدھورسا لگ رہا تھا اور وہ کمی سحرش کی ماں کی تھی اس کی انکھوں میں بار بار آنسو امڈ آئے تھے جنھیں وہ اپنے اندر اتار رہی تھی کئ بار اس نے جہانگیر سے کہنے کی سوچا بھی لیکن ہمت نہیں ہوئی اسی لمحہ ایک لڑکا سٹیج پر آیا اور جہانگیر کے کانوں میں کچھ کہا پھر چلا گیا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جہانگیر نے سحرش کا ہاتھ پکڑا اور ہال کے دروازے کی جانب لے گیا ابھی انھیں کھڑے دو منٹ بھی نہیں گزرے تھے کہ رابعہ بیگم کا وجود گاڑی میں سے نمودار ہوا پہلے تو وہ ان کی موجودگی کا یقین کرنے لگی۔۔۔۔پھر بھاگتے ہوئے ان کے گلے سے لگی اس وقت وہ بھول گئ تھی وہ ایک دلہن ہے اسے یاد تھا تو بس یہ کہ سامنے کھڑی اسکی ماں ہے اور وہ ایک بیٹی۔۔۔۔جو اپنی ماں سے چار سال بعد مل رہی تھی۔۔۔۔

ماں سے مل کر اسے باپ کا غم یاد آ گیا تھا۔۔۔۔وہ جیسا بھی تھا لیکن اس کیلیئے تو ایک شفیق باپ ہی تھا۔۔۔۔آج لگتا تھا دل پھٹ جائے گا۔۔۔۔

رابعہ نے ہی دھیرے سے اسے خود سے الگ کیا۔۔۔اور اس کے ماتھے پر ممتا بھری مہر ثبت کی۔۔۔۔۔۔

جب سارے آنسو بہالئے تو جہانگیر کا خیال آیا پیچھے مڑ کر دیکھا تو جہانگیر اسی کے انتظار میں کھڑا تھا۔۔۔جہانگیر نے اگے بڑھ کر رابعہ بیگم کو سہارا دیا اور ہال میں لایا جب کہ سحرش اسکے ساتھ ہمقدم تھی۔۔۔۔۔۔۔

جہانگیر اسٹیج سے اٹھ کر اپنے دوستوں کے پاس چلا گیا تھا جبکہ سحرش رابعہ بیگم سے باتوں میں مشغول ہو گئی تھی۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے نگین سے معافی مانگی اور انھیں گلے لگایا۔۔۔۔۔۔نگین نے اعلی ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انھیں خوش دلی سے معاف کر دیا تھا۔۔۔۔

دو دن پہلے جہانگیر خان زادہ ہاوس گیا تھا۔۔۔۔

"انٹی میں اپکی بیٹی کا گنہگار ہوں" اپکے سامنے ہوں جو چاہیں سزا دیں۔۔۔"

"نہ بیٹا نہ۔۔۔۔۔۔معافی تو مجھے تم سے مانگنی تھی جو یاسر نے تمھارے خاندان کے ساتھ کیا۔۔اسکو تو خدا نے معافی مانگنے کی بھی مہلت نہیں دی کار ایکسیڈینٹ میں دھجیاں آڑھ گئیں اسکے جسم کو تو کفن بھی نصیب نہیں ہوا۔۔۔"

میری سحرش کیسی ہے؟؟؟"وہ بہت معصوم ہے بیٹا اس سے اسکے باپ کا بدلہ نہ لینا

---"

جہانگیر کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا ندامت اور شرمندگی سے سر جھکتا چلا گیا تھا۔۔

"انٹی میں سحرش اور اپنے ولیمہ کا کارڈ دینے آیا ہوں۔۔۔"آپ ائیں گی نہ؟؟؟

"ہاں بیٹا کیوں نہیں۔۔۔"

سحرش کی نظروں نے جہانگیر کو تلاشا تو جہانگیر اپنے آفس کے ورکروں کے ساتھ مصروف تھا اور وہ ہی لڑکی آج بھی موجود تھی۔۔۔۔سحرش کے اندر رقابت کی ایک لہر دوڑ گئی۔۔اسے وہ لڑکی ایک انکھ نہ بھائی۔۔۔اس کا دل چاہا اس لڑکی کو اٹھا کر باہر پھینک دے۔۔۔۔

کھانے کا۔دور چلا تو سب کھانا کھانے لگے جبکہ سحرش کی تو بھوک ہی مر گئی تھی۔۔۔

البتہ جہانگیر نے ڈٹ کر کھایا تھا۔۔اسکے چہرہ پر چمک واضح تھی جیسے کوئی قارون کا خزانہ اسکے ہاتھ لگا ہو۔۔۔۔

بلیک ٹو پیس میں ملبوس بردبار سا مردانہ وجاہت لئے سب سے مبارک باد لے رہا تھا

تھوڑی دیر بعد جب سارے مہمان جانے لگے تو جہانگیر سحرش کو لے کر گاڑی میں

آ بیٹھا۔۔۔۔۔

سحرش کا موڈ ہنوز خراب ہی تھا اس نے جہانگیر سے کوئی بات نہیں کی۔۔۔۔جہانگیر نے بات کرنا چاہی تو سحرش نے صاف ہری جھنڈی دیکھا دی۔۔۔۔۔۔

"یار آج کے دن تو موڈ اچھا کر لو"

جہانگیر نے صلح جو انداز اپنایا۔۔۔۔۔۔

سحرش نے رخ کھڑکی کی طرف کر لیا۔۔۔۔۔

جہانگیر نے ایک ہاتھ سے اسٹیرینگ سنبھالا اور دوسرے ہاتھ سے اسکا بازو پکڑ کر اسکا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔۔۔۔

"کیا ہوا تھوڑی دیر پہلے تو تمھارا موڈ ٹھیک تھا"

اب کیا ہوا ہے؟؟؟جب تک بتاو گی نہیں کیسے پتا چلے گا؟؟؟ہر وقت لال پیلی رہتی ہو۔۔۔۔

جہانگیر نے اسے چھیڑ کر بولنے پر اکسایا۔۔اور یہ طریقہ کارآمد ثابت ہوا۔۔۔۔

وہ لڑکی کون تھی؟؟؟

سحرش نے کڑے تیواروں سے پوچھا:

کون لڑکی؟؟؟

جہانگیر نے نا سمجھی سے پوچھا:

"وہ ہی جس کے ساتھ آپ ہوتے ہیں تو بتیسی اندر ہی نہیں جاتی۔۔۔۔"اور وہ محترمہ کافی کلوز لگتی ہے اپکے؟؟؟

سحرش نے جلے بھونے انداز میں پوچھا۔۔۔۔

تم۔۔۔۔تمھیں جیلیسی ہو رہی ہے؟؟؟

اوہ گاڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جلتی ہے میری جوتی۔۔"

ہنھوں۔۔۔۔

سحرش نے منہ ٹیڑا کر کہ کہا:

جہانگیر نے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔۔

کہیں تمھیں مجھ سے محبت تو نہیں ہو گئی؟؟

سحرش نے اب کہ کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

جہانگیر نے سحرش کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

"یار وہ صرف میری کولیگز ہے اور اسکا انداز ہی ایسا ہے بات کرنے کا تم خوامخواہ خفا ہو رہی ہو۔۔۔۔"

جہانگیر نے اب اور تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔۔۔

سحرش نے گاڑی سن سان راستوں پر جاتی ہوئی دیکھی تو پریشان ہو گئی۔۔۔

یہ کہاں جا رہے ہیں؟؟ یہ گھر کا راستہ تو نہیں ہے؟؟؟

کیا تمھیں مجھ پر بھروسہ نہیں ہے؟؟؟؟

آپکو کیا لگتا ہے؟؟ جن حالات میں آپ مجھے لے کر آئے تھے کیا مجھے بھروسہ کرنا چاہیئے؟؟؟

سحرش کی بات پر جہانگیر نے اپنے دونوں ہونٹ بھینچ لیے اسے تکلیف ہوئی تھی سحرش کے جواب پر۔۔۔۔۔

سحر ش نے تلخ حقیقت بیان کی تھی وہ بھی اپنی جگہ درست تھی۔۔ لیکن اس وقت جہانگیر کو اس سے اس جواب کی توقع نہیں تھی جبھی وہ خاموش ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

سحر ش کو اپنی تلخ بات کا احساس ہوا تو بول اٹھی:

"مجھے معاف کر دیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔۔"

گاڑی جھٹکا کھا کر ساحل سمندر کے قریب رکی۔۔۔۔

سحر ش نے جہانگیر کو دیکھا:

جہانگیر اپنی سیٹ سے اتر کر سحر ش کی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر ساحل سمندر کی طرف لے گیا۔۔۔ جہاں سمندر کی لہریں چمکتے ہوئے چاند کو چھونے کی کوشش کر رہیں تھیں۔۔۔ سرد ہوائیں اس پر پانی کی لہروں کا۔ شور الگ ہی سماء پیدا کر رہا تھا۔۔۔۔۔

جہانگیر نے جھک کر اپنے شوز اتارے اور سحر ش کا ہاتھ پکڑ کر پانی کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔

سحر ش بھاری ڈریس میں دلہن بنی ہوئی ساحل سمندر پر پاوں تک آتے پانی میں موجود

تھی۔۔۔۔

لہریں آتیں اور ان کے پاوں کو چھو کر گزر جاتیں۔۔۔۔۔۔

جہانگیر نے سحرش کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا اور اسے محوت سے تک رہا تھا۔۔۔۔۔۔

"میں اپکا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں"۔۔۔

جہانگیر نے کچھ نہیں کہا سوائے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

سحرش نے جھک کر اپنی سینڈل اتاری اور سینڈل کو ہاتھوں میں پکڑ لیا اور ریت کی نمی کو اپنے اندر اتارنے لگی۔۔۔۔۔۔دونوں ہی پانی میں کھڑے سمندر کی موجوں کو دیکھ رہے تھے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھامے کبھی نہ چھوڑنے کیلیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"دونوں ہی کھٹن راستوں کے مسافر تھے لیکن اب انکی منزل آسان اور صاف تھی

۔۔۔۔

باقی نوک جھوک تو ساری زندگی ہی چلتی رہتی ہے اور اسی کا نام زندگی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

****

❤️ختم شدہ❤️

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین